1 | Abdul Latif Rahaman.—چشمہ ہدایت [Chashma-i- Hidayet.

Spring of Guidance. A pamphlet showing the falsehood of the statements of the Messiah of Quadiyan.] Pages 66. Published by the printer. [18th December 1918.] 9″×5½″. Litho. 1st edition.

Price, 5 annas.

(یعنی)

چشمۂ ہدایت

(جسمیں)

مسیح قادیان پر اقراری ڈگریاں

(ہیں)

حسب ایما و امداد عالی ہمم جناب منشی محمد یعقوب صاحب تحصیلدار
وقف خانقاہ مولانگر ضلع مونگیر

سنہ ۱۳۳۷ھ

(میں)

منشی سراج الدین پرنٹر کے اہتمام سے
مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

(فریاد باری)

طبع بار اول ۲۰۰۰ — قیمت ۵ر

ضرور ملاحظہ فرمایئے

دنیا میں مذہب حقّہ اسلام کے مٹانے والے متعدد گروہ مستعد ہو گئے ہیں، بعض علانیہ مخالف ہیں جیسے آریہ، جو اپنی گمراہی پھیلانے میں نہایت کوشاں ہیں اور بعض در پردہ مخالف ہیں جیسے گروہ بابی اور قادیانی احمدی اس آخری گروہ کا فتنہ تمام ہندوستان اور ملک افریقہ میں بہت خطرناک ہے ہمدردان اسلام کو اسطرف کامل توجہ کرنی چاہیئے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کو مسلمان کہکر اسلام کی بیخکنی کی ہے مگر الحمد للہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے حمایت اسلام میں ایسے لاجواب رسالے نکلے ہیں جنکی جواب سے تمام دنیا کے مرزائی عاجز ہیں کیونکہ ان رسالوں میں نہایت خوبی اور صاف بیانی سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا قرآنمجید کی آیات صریحہ توریت مقدس کے نہایت صاف بیان سے، ارشاد نبوی یعنی احادیث صحیحہ سے یہانتک کہ خود ان کے متعدد اقراروں سے نہایت روشن کر کے دکھا دیا ہے اس کی صداقت کیلئے فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ اور دوسری شہادت آسمانی اور اس رسالہ چشمۂ ہدایت کا دیکھنا کافی ہے اگر چشم حق بین ہے، اور رسالوں کی فہرست علحدہ چھپی ہے۔ منگاکر دیکھئے۔

مسیح قادیان پر اقراری ڈگریاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

دردمندانِ اسلام! اس وقت اسلام کے مٹانے کے لئے مخالفین اسلام کے علاوہ بہت مدعیان اسلام ہی کھڑے ہوگئے ہین اور اسلام کی اصلی صورت جو خدا ورسولؐ نے بیان فرمائی ہے اُسے مٹاکر اپنی فرضی اور خیالی صورت کو اسلام کہکر دوسرے مسلمانون کو اپنے خیال کی طرف بلاتے ہین، اور اِس مین سرگرمی سے کوشش کر رہے ہین، مگر اِن مین سخت گمراہ اور اسلام کو اور مسلمانون کو نہایت مضرت رسان گروہ قادیانی ہے، یہ گروہ بظاہر اسلام کو مان کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے پر نجات کا مدار بتاتا ہے، اور مرزا صاحب کو صاحب وحی والہام کہتا ہے، مرزا صاحب کی حالت اُن کی تصانیف سے قابل اہل علم معلوم کر سکتے ہین اور خصوصاً اُنکی آخری تصانیف سے کہ اُنھین خدا ورسولؐ سے کچھ واسطہ نہ تھا، اُنھون نے اپنی جھوٹی باتون پر پردہ ڈالنے کے لئے خدا پر اور اُس کے رسولون پر بہت کچھ الزام لگائے ہین، اور کم علمون اور ناسمجھون کے لئے دام تزویر پھیلاکر

خدا کی قدرت و قدوسیت کو اور اُس کے برگزیدہ رسولون کی عصمت کو خاک مین ملا یا ہی، اور اُن کی عظمت و شان کو مٹا یا ہے، اور مخالفین کو اعتراضات کا موقع دیا ہے، اس کی تشریح مین بہت رسالے نکلے ہین، خصوصًا خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے، مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمانون کو اپنے مذہبی ضروری امور سے بھی تعلق بہت ہی کم ہے، اس عظیم الشان فتنہ کو مثل عمولی جھگڑون کے سمجھکر کچھ توجہ نہین کرتے، یہ خیال نہین کرتے کہ ہمارا سچا اور مقدس مذہب اسلام ہمارے ہاتھ سے جاتا ہے، یہ خیال نہین کرتے کہ ہمارا مذہب اسلام جو ہمین دائمی عذاب سے نجات دینے والا ہے ہمارے بھائیون کے ہاتھ سے چھینا جا رہا ہے، قادیانی ہماری ایمان کے سخت دشمن ہین جانی و مالی ہر طرح کی کوشش برادران اسلام کے ایمان لینے مین ساری دنیا مین کر رہے ہین، اور چونکہ جھوٹ بولنے اور فریب دینے کی انہین خوب تعلیم دی گئی ہے اس لئے جس مقام پر جیسا موقع دیکھتے ہین اسی طرح کی جھوٹی باتین بنا کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہین، اور ناواقفون کو فریب دیتے ہین، مرزا صاحب کی حالت مین اور اُن کے جھوٹے دعوؤن کی تشریح مین بہت رسالے اہل حق نے لکھے ہین، بعض کے نام لکھے جاتے ہین،

فیصلہ آسمانی:۔ اس کے تین حصے ہین، ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ چھپا ہے اور ہر یک لاجواب ہی،

(۱) پہلے حصہ مین اُن کی نہایت ہی عظیم الشان پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا اس پُر زور تحریر سے دکھایا ہے کہ مرزائیون کو جائے دم زدن نہین رہی علانیہ جھوٹ کو سچ بنانے ہین جس قدر جھوٹے فریب مرزا صاحب نے اور انکے مریدین نے بنائے تھے اور بناتے ہین سب کا جواب اُس مین دیا گیا ہے اور اس پیشین گوئی کے جھوٹا ہونے کے علاوہ مرزا صاحب کی اور شرمناک حالت

بھی دیکھائی ہے، اور اُن کے جھوٹے اقوال پیش کیے ہین، اب تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۱۶ء مین ۱۱۶ صفحون پر چھپا ہے، مگر کوئی مرزائی اس کا جواب دے سکا اور نہ دے سکتا ہے،

(۲) دوسرے حصہ مین متعدد پیشینگوئیون کا جھوٹا ہونا بیان کیا ہی، خصوصاً احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کا غلط ہونا مرزا صاحب کے متعدد اقوال سے اور مختلف طریقون سے ثابت کیا ہی، اور حدیبیہ والی پیشینگوئی کی نسبت جو اُنہون نے غلط الزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا تھا اُس کا نہایت شافی جواب دیا ہی، اور مرزا صاحب نے جو اپنی کامیابی کو اپنی صداقت کی دلیل قرار دیا تھا، اُس کا جھوٹا ہونا آیات قرآنی اور واقعات عالم سے ثابت کر کے دیکھایا ہے، اور جھوٹون کا دنیا مین بہت کچھ کامیاب ہونا روشن کیا ہے، خانقاہ رحمانیہ سے سب سے اول یہی رسالہ شائع ہوا ہے اس کے جواب مین مولوی عبد الماجد صاحب مرزائی نے حکیم نور الدین صاحب کی مدد سے ایک رسالہ لکھا تھا، مگر اُس کے جواب مین اہل حق کی طرف سے پانچ رسالے مشتہر ہوئے، جن مین اُن کے جھوٹ و فریب دیکھائے گئے ہین وہ یہ ہین، (۱) محکمات ربانی، (۲) انوار ایمانی، (۳) اغلاط ماجدیہ (۴) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱ (۵) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱ و ۱۲، مولوی صاحب کو اور کسی دوسرے مرزائی کو ان کے جواب مین قلم اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی،

اس فیصلہ کے جواب مین میان خلیل مرزائی نے بھی اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے، اس کا جواب بھی اُسی وقت لکھکر دہلی بھیجدیا گیا تھا صواعق الٰہیہ اُس کا نام ہے، مگر ایسے اتفاقات ہوئے کہ وہ اب تک طبع ہو کر نہین آیا اور زیادہ توجہ اُس طرف اس وجہ سے نہین کی گئی کہ جو کچھ اُس مین لکھا گیا تھا

پہلی مرتبہ ۱۳۰۹ھ
کانپور مین چھپا
جو جس کے ہے
تاریخی مصرعہ
ہے ع مرزا کے
جھوٹ پر
آسمانی فیصلہ
۱۳۰۹ھ ۱۲

اُن باتون کا غلط ہونا متعدد رسالون مین صراحتہً اور ضمناً اچھی طرح بیان ہو لیا ہے، اگر کسی مرزائی کو انکار ہو تو جلسہ کر کے اپنے صدر انجمن بھاگلپوری سے وہ جواب پیش کرائے اور اہل حق مطبوعہ رسائل سے اُس کا غلط ہونا ثابت کرین گے، یہ کہنا کہ اُس کا جواب نہین دیا گیا محض غلط اور جھوٹ ہے

(۳) **فیصلہ آسمانی کا تیسرا حصہ** ۱۳۳۲ھ مین اسٹیم پریس امرتسر مین ۱۴۰ صفحون پر چھپا ہے، اس مین متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا جھوٹا بلکہ مخالف اسلام ہونا ثابت کیا ہے، اور اُن کی آٹھ پیشینگوئیون کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے، اور بالخصوص منکوحہ آسمانی والی پیشنگوئی اور احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کو اس تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اُسے دیکھکر بجز تسلیم کے جائے دم زدن نہین رہی: مرزا صاحب کے جواب کو نہایت ظاہر نو دلیلون سے غلط ثابت کیا ہے، اور احمد بیگ کے داماد والی پیشنگوئی کا جھوٹا ہونا پانچ طریقون سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اُس کے جھوٹا ماننے مین کوئی شک باقی نہین رہا، اور مرزا صاحب قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور توریت مقدس کے صریح بیان سے جھوٹے ثابت ہوئے، اس مضمون کے چند نصوص قرآنیہ اس حصہ مین مذکور ہین اور ایک لاجواب تحقیق وعدہ و وعید کے پورا ہونے کے متعلق لکھی ہے جو نہایت قابل دید ہے، اس کا جواب بھی کوئی مرزائی نہین دے سکا، اگر دیا ہو تو پیش کرے، زبان درازی کرنے اور جھوٹی اور بیہودہ باتین بنانے سے جواب نہین ہو سکتا،

(۴) **شہادت آسمانی** - یہ ۴۴ صفحون کا رسالہ ہے اس مین مرزا صاحب کے اُس نشان کو غلط ثابت کیا ہے جسے اُنہون نے نہایت زور اور بڑی عظمت سے اپنے لئے آسمانی نشان بنایا تھا، اور رسالون اور

اشتہاروں مین اُس کا غل مچایا تھا، اور کامل طور سے ثابت کر دیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو گہنون کا اجتماع رمضان شریف مین ہوا وہ امام مہدی کا نشان ہرگز نہ تھا، ایسے گہن بہت ہو چکے ہین اور ہوتے رہین گے، اگر یہ گہن مہدی کی علامت ہوتا تو سنہ ۱۳۱۲ھ مین امریکہ مین مسٹر ڈوئی کے دعوے کے وقت مین ہرگز نہ ہوتا، کیونکہ علامت اور نشان کے یہی معنی ہین کہ جس کا نشان ہو اُسی کے ساتھ مخصوص ہو، اور کہین نہ پایا جائے، مگر ایسا نہین ہوا بلکہ سنہ ۱۳۱۱ھ مین ایک جھوٹے مدعی کے وقت مین اور اُسی جگہ جہان وہ جھوٹا مدعی موجود ہے اسی طرح کا گہن ہوا، اگر وہ مہدی کی علامت ہوتا تو اُس مدعی کے وقت مین اور اُس کے ملک مین ہرگز نہ ہوتا، اس کے علاوہ اُن کے فریب دکھلائے ہین، اور اُن کے وجود کو بیکار بلکہ مضر ثابت کیا ہے، سنہ ۱۳۳۰ھ مین یہ رسالہ چھپا ہے

(۵) دوسری شہادت آسمانی:- یہ ساڑھے سات جز کا رسالہ ہے یعنی ۱۲۰ صفحون کا، اس مین پہلی شہادت آسمانی کے بیان کی توضیح اور تقویت ہے، اور متعدد طور سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے سنہ ۱۳۳۲ھ مین چھپا ہے، یہ چوتھا برس ہے اتنے برسون کے بعد مولوی عبد الماجد صاحب کا ایک رسالہ دو جز کا دکھائی دیا، مولف رسالہ نے نہ کسی کامل محدث سے حدیث پڑھی، اور نہ پڑھنے پڑھانے کا اُنہین شغل رہا، ہمیشہ روٹی کمانی اور اردو فارسی پڑھانے مین مشغول رہے اور نہ جناب کے پاس کتبخانہ ہے جس کی وجہ سے کتب حدیث اور متعلقات حدیث پر کچھ نظر ہوتی، اس کے علاوہ جناب والا کو مقدمہ بازی کا بڑا شوق ہے، غالباً روزانہ کچہری مین حاضر رہا کرتے ہین، اور بسا اوقات حکام کے سخت الزام بھی سنتے ہین

پھر آپ کو علمی تحریر سے کیا واسطہ، اور کچھ باتین بنا کر عوام کو خوش کر دینا بڑی بات نہین ہے، مرزا صاحب کے نشان کا دار مدار **دار قطنی** کی ایک روایت پر ہے، اُس کا جھوٹا ہونا متعدد طریقون سے اس رسالہ مین بیان کر دیا ہی، اُس کا صفحہ ۵۲ سے ۵۹ تک دیکھا جائے، یہ خوب خیال رہی کہ اُس روایت کا جھوٹا ہونا معمولی باتون سے ثابت نہین کیا ہے بلکہ بزرگون کے بیان ہی، نقادین حدیث کی علانیہ تحریر سے، دوسری صحیح حدیث سے خود دار قطنی کی طرز تحریر سے، خود اُسی روایت کے الفاظ سے، اُسے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین کہہ سکتے، مگر اُن صفحات کو اگر آپ غور سے ملاحظہ کرکے مرزائی مولنا کے رسالہ آیات مہدی کو ملاحظہ کرین گے تو یقین کرین گے کہ جو کچھ صدر انجمن صاحب نے لکھا ہے اُس کے غلط ہونے کا اُنھین خود دلی اقرار ہی، مگر شرم اور بات کی پیچ اُس کے اظہار سی مانع ہے، اگر کسی صاحب کو اس مین تردد ہو تو جلسہ کر کے مرزائی مولویصاحب کو بلائے اور دونون رسالے سامنے رکھکر اہل علم کو دیکھائے، سنائے اور پھر اُن سے حالت دریافت کرے، اور ذی علم خود دیکھ لین،

برادران اسلام! مین نہایت پختہ طور سے آپ پر ظاہر کرتا ہون کہ صرف ان پانچ رسالون نے مسیح قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن مجید کے متعدد آیات صریحہ سے، احادیث صحیحہ سے، خود اُن کے اقرارون سے اُن کی حالت سی، اُن کے وجود کے بے سود ہونے سے، اُن کے علانیہ جھوٹ بولنے سے ثابت کر دیا ہے، اب غضب یہ ہی کہ ایسے شخص کو حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کا ظل کہا جاتا ہے، بلکہ خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم قرار دیا جاتا ہے، اور کلام الٰہی مین اُسکی تعریف

بیان کی جاتی ہے (استغفراللہ) ایسے علانیہ کاذب کو حضرت سید المرسلین خاتم النبیین سے کچھ واسطہ ہو سکتا ہے؟ اگر ایسے شخص کو واسطہ ہو تو نبوت و رسالت بلکہ خدائی درہم و برہم ہو جائے، اور دہریوں کو بغلیں بجانیکا خوب موقع ملے، مذکورہ رسالوں کے علاوہ اور بہت لکھے گئے ہیں مثلاً **صحائف حقانیہ** نمبر ا سے ١٦ تک **صحائف محمدیہ** نمبر ا سے ٤ تک **حقیقت رسائل اعجازیہ** وغیرہ،

غرضکہ حجت تمام کردی گئی ہے مگر بعض احمدی حضرات نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر مرزا صاحب کے اقرار سے اونھیں جھوٹا ثابت کردیا جائے تو ہم اُنسے علیحدہ ہو جائینگے، اور اُنھیں جھوٹا جان لینگے، اس لئے راقم الحروف بنظر خیر خواہی اس رسالہ مین مرزا صاحب کے وہ اقوال جمع کرکے دیکھاتا ہے جن سے وہ اپنے نہایت صاف اور پختہ اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین، اور وہ طریقہ فہمائش کا ہے کہ عام و خاص ہر ایک سمجھ سکتا ہے کوئی بڑی قابلیت اور علم کی ضرورت نہین ہے،

اس مختصر تحریر مین دو طرح کے اقوال پیش کئے جائینگے **ایک** یہ کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے اور جو کام مسیح موعود کا خود اُنہون نے متعدد جگہ اپنے رسالون مین بیان کیا ہے اُسکا شمہ بھی اُنکے زمانے مین اور اُن کے ذریعہ سے اس وقت تک ظہور مین نہین آیا، بلکہ اُس کے خلاف ظاہر ہو رہا ہے، اس لئے وہ اپنے بیان سے مسیح موعود نہین ہو سکتے بلکہ وہ اپنے اقوال سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین،

دوسرے وہ اقوال ہین جن مین خود اُنہون نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے، وہ اقرارات حسب ذیل ہین،

پہلا اقرار، ایام صلح مین لکھتے ہین "اس پر اتفاق ہوگیا ہے
کہ مسیح کے نزول کیوقت اسلام دنیا پر پھیل جائیگا، اور ملل باطلہ ہلاک ہوجاوینگی
اور راستبازی ترقی کریگی، (صفحہ ۱۳۶) اس قول کو مکرر دیکھئے اس مین مرزا
صاحب نزول مسیح کی تین علامتین بیان کرتے ہین، اور کہتے ہین کہ ان پر
اتفاق ہوگیا ہے،

پہلی علامت یہ ہی کہ اُسوقت اسلام دنیا مین پھیل جائیگا"

یہ تو نزول مسیح کی علامت ہی، اب اُن کے نزول کا وقت معلوم کرنا چاہیے
اُس کا جواب بھی مرزا صاحب دیتے ہین اور لکھتے ہین کہ ۱۸۹۱ء مین با علام
الٰہی یہ اعلان دیا گیا کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے (تحفہ سالانہ یعنی رپوٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء) اس قول سے
معلوم ہوا کہ مسیح کا نزول تو نہین ہوا بلکہ خروج ہوا، کیونکہ زمین سے نکلنے
والے کو نزول نہین کہتے ہین خروج کہتے ہین، اسی وجہ سے دجال کی نسبت
حدیث مین خروج کا لفظ آیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اس خروج کے بعد
سترہ برس تک مرزا صاحب نے کوشش کی مگر یہ فرمائیے کہ کیا نتیجہ ہوا بجز اسکے

سلہ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا قول بھی ملاحظہ کیجئے جسے رسالہ اہلحدیث مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۱۸ء
مین فاتح قادیان صاحب نے نقل کیا ہے وہ یہ ہی کہ مرزا صاحب نے اپنے کام کا پروگرام بصورت
عہدہ مسیح موعود یون بتایا تھا جو ان ہی کے لفظ مین ہم سناتے ہین (۲) ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ
بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ، یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے
طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ
غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئے گا، اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا مین تشریف
لائینگے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطاع مین پھیل جائے گا (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)
یہ پروگرام مسیح موعود کا تھا لیکن جب مرزا صاحب خود ہی اس عہدے پر فائز ہو کر انجام

دوسرا اقرار

کہ دنیا مین جس قدر اسلام پھیلا تھا اور اُس کے ماننے والون کی تعداد تیس چالیس کروڑ شمار کی جاتی تھی وہ نیست ونابود ہوگیا، اور اُس تیس چالیس کروڑ مین سے تین چار لاکھ بقول آپکے رہ گئے، اور اسلام گویا ہٹ گیا، اور وحدت قومی کا ظہور مطلق نہین ہوا، سیاست ملکی کے عالمگیر غلبہ کا تو نشان بھی نہین پایا گیا، اب اگر کوئی مرزائی محمودی یا کمالی اس علانیہ بات سے انکار کرے تو بتائیے کہ مرزا صاحب کے خروج سے اسلام کہان پھیلا، کون سی نئی دنیا ہے جہان مرزا صاحب نے اسلام پھیلایا اُسے بتائیے، اور کون سے باطل دین کو مرزا صاحب نے ہلاک کیا؟ اور اگر نہین بتا سکتے اور یقیناً نہین بتا سکتے تو کیا وجہ ہے

کہ ان کے اس متفق علیہ قول کو مان کر اُن کے مسیح موعود ہونے سے انکار نہین کرتے مسیح موعود کی جو کام اور جو علامت وہ خود بیان کر رہے ہین وہ تو اُن مین نہین پائی گئی، یا یہ بتائیے کہ عیسائی دنیا مین کس جگہ اسلام پھیلا، ہندوستان کے ہنود و آریہ کس قدر داخل اسلام ہوئے؟ اے عزیزو اس کا کچھ جواب دے سکتے ہو؟ ذرا سر جھکا کر سوچو اور شرمندہ ہو،

دوسری علامت یہ ہے کہ ادیان باطلہ مثلاً دین یہود ونصاریٰ وہنود نیست ونابود ہو جائین گے"

ہوئے تو اس پروگرام مین کوئی تبدیلی کمی وبیشی کی نہین فرمائی بلکہ اس کی مزید تشریح کرنے کو

تغیر اقرار صاف الفاظ مین اعلان فرمایا جو خود مرزائی الفاظ مین درج ذیل ہے فرماتے ہین (۳) چونکہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیا ہین اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہین تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ مین انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل

کہو بھائیو مرزا صاحب کی بیس پچیس برس کی کوشش سے کون باطل دین ہلاک ہوا، اور ہلاک ہونا تو بڑی بات تھی کسی باطل دین میں کچھ کمی دکھائی جائے مگر کوئی دکھا نہیں سکتا، اب جو حضرات انھیں مسیح موعود مانتے ہیں وہ اس کا جواب دیں؟ مگر نہیں دے سکتے۔ اس کا حال بھی وہی ہے جو پہلی علامت کا ہے، یعنی جس طرح پہلی علامت مرزا صاحب کے وجود سے نہیں پائی گئی اسیطرح یہ دوسری علامت بھی نہیں پائی گئی، یعنی ایک باطل مذہب بھی اُن کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوا بلکہ ترقی ہے، البتہ نہایت افسوس وصدمہ کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ جس مقدس دین کے غلبہ اور اشاعت کا دعوے کرتے ہیں اُسے گویا نیست ونابود کر دیا، اور چالیس کروڑ مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیدیا، خواہ جس طرح دیا ہو،

تیسری علامت یہ بیان کی کہ "راستبازی ترقی کریگی" کہئے جناب آپ یا کسی سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی وجہ سے اُن کے وقت میں راستبازی میں ترقی ہوئی؟ آپنے اپنے تجربہ سے یا دوسروں کے تجربہ اور مشاہدہ سے یہ معلوم کیا کہ ساری دنیا کے علاوہ خود مرزا صاحب اور اُن کی خاص صحابی اور اُن کے عام پیرو راستباز صادق القول ہیں اُن میں راستبازی

اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں، اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی، جو قرب قیامت کا زمانہ ہے، اور اس تکمیل کے لئے اُسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اُسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور اُس کے آخر میں مسیح موعود اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک وہ پیدا نہ ہولے، کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے، اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے

کی کچھ بھی بو پائی جاتی ہے؟ اس کے جواب میں ہر ایک سچا غیر متعصب یہی کہے گا کہ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! مرزا صاحب کے جھوٹے اقوال علانیہ دکھا دیئے گئے ہیں، (صحیفہ محمدیہ نمبر ۸ و ۱۳ ملاحظہ ہو) دوسری شہادت آسمانی صفحہ ۵۷

و فیصلہ آسمانی صفحہ ۳۱ و ۳۹ دیکھئے خود اُن کے مریدین علانیہ ایسا جھوٹ بولتے ہیں

کہ کسی پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا، اُن کے مولوی کچہری میں جا کر بر سر اجلاس جھوٹ بولتے ہیں،... پھر راستبازی کو ترقی کیا ہوئی، یہ وقت تو وہ ہے کہ جھوٹ اس قدر شائع ہو گیا ہے کہ اُسے عیب ہی نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے مطلب کے لئے بہت جھوٹی باتیں بنانے والے کو بہت ہوشیار اور لائق سمجھا جاتا ہے،

بھائیو اب تو آپ معلوم کر چکے کہ مسیح موعود کی جو علامتیں خود مرزا صاحب نے اپنے قلم سے لکھی تھیں وہی اُن میں نہیں پائی گئیں، خیال کیجئے کہ باوجود اس شور و غل اور نشانات اور معجزات کے دعوؤں کے سو دو سو باطل مذہب والوں کو بھی اُنھوں نے داخل مذہب اسلام نہیں کیا حالانکہ تین قول اُن کے نقل کئے گئے جن کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا، اور مذاہب باطلہ ہلاک ہو جائیں گے، مگر آنکھ اٹھا کر دیکھئے کہ دنیا کی کیا حالت ہے، معزز تعلیم یافتہ حضرات فرمائیں

اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ، یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین

کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت اُن

کہ دنیا کے گروہ باطلہ مین سے کوئی گروہ ہلاک ہوا؟ آپ کا معائنہ آپکی دیانت ہرگز اس کا اقرار نہ کریگی بلکہ بے تامل یہی کہیگی کہ بلاشبہ کوئی گروہ باطلہ ہلاک نہین ہوا، بلکہ کروڑون کی ترقی ہوگئی، کیونکہ اس مسیح موعود نے تو دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانون کو بجز چند لاکھ کے سب کو کافر قرار دے کر گروہ باطلہ مین شامل کر دیا، اور اسلام کو دنیا سے گویا خالی کر دیا، اگر گروہ باطلہ مین سے سب تو کیا ہلاک ہوتے ایک آدھا گروہ بھی ہلاک نہین ہوا؟ قومون کا اختلاف روز بروز زیادہ ہو رہا ہے، خود مرزائی گروہ مین اختلاف ایسا ہوا کہ بہت تھوڑے زمانے مین ایک کے چار ہوگئے فرقہ بابی[لہ] اور گروہ بہائی[لہ] اور وہ جماعت[لہ] جو سارے جہان کے مذاہب کی کھچڑی بنا کر ایک نیا مذہب بنا رہی ہے مرزا صاحب کے وجود کے وقت موجود تھے اور اب اُن کی ترقی ہو رہی ہے پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ جن کی چشم ظاہر اور دیدۂ دل کچھ بھی روشن ہین وہ بے اختیار اس کا اقرار نہ کرین کہ بلاشک اور بلاشبہ مرزا صاحب اپنے کامل معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور مسیح موعود کی جو علامتین متفق علیہ مرزا صاحب نے بیان کی تھین وہ اُن مین نہین پائی گئین اس لئے وہ اپنے پختہ اقرار اور مقرر کردہ معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے، مگر افسوس ہے کہ جماعت مرزائی اس نہایت روشن

لہ تینون گروہ اس وقت دنیا مین موجود ہین ۱۲ منہ

سب مقدسین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین، یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت مین ظہور مین آئے گا۔" (حقیقۃ المعرفت صفحہ ۸۲)

اہلحدیث۔ اس اقتباس سے جہان مسیح موعود کا پروگرام معلوم ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح موعود خود بدولت اعلیٰحضرت (مرزا صاحب) ہی ہین پس اب ہم اس پروگرام کو دیکھتے ہین، کیا مرزا صاحب اپنے کام مین کامیاب گئے؟ پروگرام کا

دلیل پر نظر نہین کرتی اور میان محمود وغیرہ ایسے علانیہ کذب کے ماننے کے لئے
ساری مسلمانون کو دعوت دیرہے ہین، اب اسی مضمون کی تائید اور تشریح
مین اور اقوال ملاحظہ کیجئے،

چوتھا اقرار - جس مین مضمون مذکورہ کی کچھ تشریح کر کے مخالفونکا منہ
بند کرنا چاہتے ہین، اور اپنا اثر پھیلانے کے لئے حقانی گروہ کو خاموش کرتے
ہین اور ضمیمہ انجام آتھم مین لکھتے ہین، اگر سات سال مین میری طرف سی خدا تعالے
کی تائید سے اسلام کی خدمت مین نمایان اثر ظاہر نہ ہون اور جیساکہ مسیح کے
ہاتھ سے **ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے** یہ موت جھوٹے
دینون پر میرے ذریعہ سے ظہور مین نہ آوے یعنی خدا تعالی میرے
ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے
ہر ایک طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع ہو جائے، اور عیسائیت کا باطل
معبود فنا ہو جائے، اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو مین خدا تعالی کی قسم
کھا کر کہتا ہون کہ مین اپنے تئین کاذب خیال کرلونگا"۔ (صفحہ ۳۲ سے ۳۵ تک)

ناظرین! مرزا صاحب نے پہلے قول مین لکھا ہے کہ مسیح کے وقت مین
تمام ادیان باطلہ ہلاک ہوجائین گے، حاشیہ کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے،

مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضرور ہے

لہ چونکہ مرزا صاحب نے اس مقام پر جو بات بطور حاشیہ لکھی ہے اسلئے اصل رسالہ کا مضمون کٹ گیا۔ مضمون میں بگاڑ

خلاصہ یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ مین دنیا کے تمام اطراف مین اسلام پھیل کر تمام قومی افتراقات
اُٹھ جائین گے اور سب مختلف قومین ایک قوم (مسلمان) بن جائے گی، اب سوال بالکل آسان ہے
کیا ایسا ہوگیا؟ کیا یورپ سارا مسلمان ہوگیا؟ کیا ہندوستان کی مختلف قومین مسلمان ہوگئین؟
آہ! کیا چھوٹی سی بستی قادیان ہی مین ایسا ہوا کہ تمام قومین (ہندو- سکھ- آریہ- وغیرہ ایک
مسلمان قوم بن گئے؟) آہ! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جواب نفی مین ملتا ہے (یعنی نہایت چھوٹی بستی
کے مختلف مذہب کے لوگ بھی متفق ہوکر مسلمان نہین ہوئے) ہان عکس القضیہ تو ضرور ہوا کہ مسیح موعود

کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا (کامل غلبہ پر خوب نظر رہے) اور دوسرے قول مین لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت مین دنیا کی تمام قومین ایک ہی مذہب پر ہو جائین گی، یعنی سب مسلمان ہو جائین گے پھر یہ لکھتے ہین، کہ جھوٹے دینون پر یہ موت میرے ذریعہ سے آئیگی، غرضکہ یہانتک چار قول مرزا صاحب کے بیان ہوئے، جن کا حاصل یہ ہو کہ مسیح موعود کیوقت مین اُن کے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ ہلاک ہو جائین گے اور دین اسلام کو ایسا غلبہ ہوگا کہ دنیا کی تمام قومین ایک ہو جائین گی یعنی سب مسلمان ہو کر ایک قوم کہلائے گی، اس پر خوب نظر رہے، کہ ان اقوال مین صرف ایک دین عیسائی یا موسوی کے نیست و نابود کرنے کا دعوی نہین کرتے بلکہ تمام باطل دینون کے نیست و نابود کرنے کا دعوے ہے، اور اُس کی ابتدائی حالت یہ بیان کرتے ہین کہ ہر ایک طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع ہو جائے گا یعنی اسلام سے کوئی خارج نہ ہوگا، بلکہ ہر طرف سے اُس مین داخل ہون گے یہ مقولہ غالباً ۱۸۹۹ء کا ہے، اس کے بعد دس برس سے زیادہ مرزا صاحب زندہ رہے ماہ مئی ۱۹۰۸ء مین اُن کا انتقال ہے، اب اُنھین مسیح موعود ماننے والی فرمائین کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا مگر جو کام انکا بیان کیا تھا یا اُس کی ابتدائی حالت لکھی تھی کہ ہر طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع

(مرزا) کے ہونے سے سابقہ مسلمان یعنی کل دنیا کے مسلمان کافر ہو گئے، کیونکہ مسیح موعود، (مرزا) کا فتوے ہو کہ جو مجھے نہین مانتا وہ کافر ہے، (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

یہان تک مسیح موعود کے بیان مین مرزا صاحب کے تین قول ہوئے ایک اصل رسالہ مین اور دو حاشیہ مین پہلے قول مین لکھا کہ مسیح موعود کے وقت مین ساری دنیا مین اسلام پھیل جائیگا دوسرے قول کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا۔ اس کا

ہو جائے گا اُس کا وجود پایا گیا؟ ذرا منہ سامنے کرکے جواب دیجئے، اِس بیان کے بعد خاص دین عیسوی کی نسبت کہتے ہیں کہ عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے کو کاذب خیال کروں گا" پہلے تمام ادیان باطلہ کے فنا ہونیکو لکھا تھا اُس میں عیسائی مذہب کا فنا ہونا بھی آ گیا تھا، مگر اُس کے بعد خاص طور پر اُس کا ذکر کرنا اِس غرض سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس وقت اکثر دنیا پر اُس کا غلبہ ہے اِس لئے یہ دکھایا ہے کہ مسیح موعود کی وہ شان ہے کہ دنیا کے تمام بادشاہ اُن کے آگے سرنگوں ہو جائیں گے، یعنی اسلام لا کر مسیح موعود کے مطیع ہوں گے، آخر جملہ بھی اِسی مطلب کا موئد ہے، دنیا کا اور رنگ پکڑ جانا یہی ہوگا کہ اُس سے پہلے دنیا کفر سے بھری تھی اُس وقت مرزا صاحب کی وجہ سے اسلام سے بھر جائیگی اِس علانیہ اور روشن دعوے کے بعد قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر مسیح موعود کے مذکورہ علامات کا ظہور میرے ذریعہ سے نہ ہو تو میں اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لوں گا، اِس قسم کے بعد مرزا صاحب گیارہ برس سے زیادہ زندہ رہے اور اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے خوب دیکھا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی اُنھوں نے خود بیان کی تھیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں اِس لئے اُنھیں اپنے دعوے سے دست بردار ہو جانا تھا

ثبوت مرزا صاحب آیت قرآنی سے بتاتے ہیں، تیسرے قول میں لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت تمام قومیں ایک ہی مذہب پر ہو جائیں گی، پھر اسی قول میں لکھتے ہیں کہ وحدت اقوامی کی خدمت اِسی نائب النبوۃ یعنی مسیح موعود کے عہد میں کی گئی ہے، اِس کے بعد آیت سے ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے ذریعہ سے اسلام کو ہر قسم کے دین پر غالب کر دیگا اور ایک عالمگیر غلبہ اُس کو عطا کرے گا،

اِس کے بعد آیت مذکورہ کی تفسیر میں اِس بات کو متفق علیہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا کام

مگر افسوس کہ ایسا نہین کیا بلکہ اپنے جھوٹے دعوے پر قائم رہا اس لئے بالضرور بموجب اپنے اقرار کے جھوٹے اور مفتری ہوئے، اور اب اُس مرزائی قسم کو اکیس برس ہوگئے اور تمام مرزائی دیکھ رہے ہین کہ مسیح موعود کی جو علامتین مرزا نے بیان کی تھین اُن کا ظہور کسی طرح نہ ہوا، مگر پھر بھی کذب پرستی کر رہے ہین

مہربانو! کچھ تو خیال کرو کہ جن باتون کے ظہور کا مرزا صاحب نے اپنے ذریعہ سے بیان کیا تھا اُن کا ظہور کسی طرح ہوا؟ کوئی دین باطل فنا ہوا؟ سب دیکھنے والے یہی کہین گے کہ ہرگز نہین ہوا، سب دیکھ رہے ہین کہ یہود اپنے دین پر بدستور ہین، مذہب **نصاریٰ** کو ترقی ہے، **آریہ** اور **ہنود** کا وہی زور ہے، بالفعل آرہ کا واقعہ اور ہنود کی جا بجا شورشین مرزا صاحب کو کیسا جھوٹا ثابت کر رہی ہے، وحدت قومی کا ظہور کہاں ہوا مرزا صاحب کی وجہ سے ادیان باطلہ کے لوگ کس وقت اور کس مقام پر داخل اسلام ہوئے، یہ تو کچھ نہین ہوا، اس لئے مرزا صاحب کو اپنی قسم کو سچا کرنا اور اپنے آپ کو جھوٹا سمجھنا ضرور تھا، اور اُن کے پیرؤن کو اُن سے علٰحدہ ہونا لازم تھا، مگر اُن کی شوخ چشمی اور کذب پر دلیری اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ باوجود اس اقراری ڈگری کے اپنی زبان سے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار نہین کیا اور اس مدت کے بعد چار برس سے زیادہ زندہ رہے، اب اُس میعاد کو بھی چودہ برس گذر گئے اور ادیان باطلہ ہلاک تو

یہ ہے کہ اُسکے ذریعہ سے ساری دنیا مین اسلام پھیل جائے اور ایک عالمگیر غلبہ اُسے حاصل ہو اور دنیا مین ساری قومین مٹ کر ایک قوم مسلمان کی رہے، اور یہ لکھتے ہین کہ یہ غلبہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر ہوگا، اب مرزا کے مسیح موعود ماننے والے بتائین کہ اُن کے ذریعہ سے اسلام کہان پھیلا؟ ۱۲

کیا ہوتے اُنھیں ترقی ہو رہی ہے مگر اُن کے مریدین اُن کی قسم کو پورا نہیں
کرتے اور اب بھی اُنھیں جھوٹا نہیں سمجھتے، مگر اس میں شبہ نہیں کہ اُن کی
قسم اُنھیں جھوٹا بنا رہی ہے اور زمانے کی حالت اُنھیں جھوٹا کہہ رہی ہی
خواجہ کمال کی جھوٹی اشاعت اسلام اور مفتی محمد صادق کا سبز عمامہ لندن
میں بیٹھکر کچھ کام نہیں آسکتا، اور مرزا صاحب کو سچا نہیں کر سکتا، دعوے
کا زمانہ گذر گیا اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ہو گئے، لندن میں بیٹھکر
مسلمانوں کو فریب دینے سے مرزا صاحب سچے نہیں ہو سکتے، اور اُنھیں مسیح
اور مہدی ماننے والے اور اُنہیں رسول اور نبی اعتقاد کرنے والے دونوں
گروہ جھوٹے اور جھوٹے کے پیرو ہیں، اگر صداقت کا دعوے ہی تو دکھائیں
کہ مرزا صاحب کے وجود سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا، مسلمانوں کو بجز
مضرت جانی و مالی اور نقصان دینی اور دنیاوی کے کوئی فائدہ ہوا؟
ہرگز نہیں ہرگز نہیں، دنیا میں جس قدر کفار تھے وہ بدستور قائم رہے
چالیس کروڑ جو مسلمان کا شمار تھا مرزا صاحب نے اُن سب کو کافر کرکے
کفار کا شمار بہت زیادہ کر دیا، قادیانی گروہ تو نہایت صاف طریقہ سے
سب کو کافر کہتا ہے، لاہوری جماعت خواجہ کمال وغیرہ
بھی کافر سمجھتے ہیں، مگر ظاہر میں انکار کرتے ہیں، ہندوستان کی
تعلیم یافتہ حضرات کو خوب بیوقوف بنایا ہے، خواجہ کمال نے تو اپنے
رسالہ صحیفہ آصفیہ میں صاف صاف مرزا صاحب کو نبی اور خدا کا رسول
اپنی خیال میں قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہی اور اُن کے منکر کو جہنمی ٹھہرایا ہے
(صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۳۰ و ۳۱ دیکھا جائے) مگر انہوں نے لاہوری امیر المومنین کا خط ایک احمدی نے
دکھایا اسمیں مرزا صاحب کا فتویٰ لکھتے ہیں جسکا حاصل یہ ہی کہ ہم نے مسلمانوں کو کافر نہیں بنایا

جس عبارت پر خط ہے اُسے مکرر دیکھیے،

مرزا صاحب کے وجود سے بجز نقصان کے کوئی نفع نہیں ہوا

مسلمانوں کو کافر کہنے میں سارے مرزائی ایک زبان ہیں بعض علانیہ بعض فریب سے،

گر مسلمانون نے ہمین کافر کہا اِس لئے وہ خود کافر ہو گئے، حاصل یہ کہ چالیس کروڑ مسلمان کافر ہو گئے، اب اُن کا کافر ہونا کسی وجہ سے ہو، مگر اِس مین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب کی وجہ سے کافر ہوئے، اور اُنھین کیوجہ سے دنیا اسلام سے گویا خالی ہو گئی، نہ وہ ایسے جھوٹے دعوے کرکے مسلمانون کو فریب دیتے نہ علماے اسلام اُن کے کفر کا اظہار کرتے،

اب وہ بتائین کہ آپکے مسیح موعود نے تو اپنا کام یہ بتاتا ہے کہ ہماری وجہ سے ساری دنیا مین اسلام کا غلبہ ہوگا، اور ایسا غلبہ بتایا ہے کہ ساری دنیا کی قومین ایک قوم یعنی مسلمان ہو جائین گی اور اِس دعوے کو قرآن مجید کی آیت سے ثابت کیا ہے، حاشیہ کا پہلا اور دوسرا قول دیکھا جائے، پھر یہ کیسا اندھیر ہے کہ مرزا صاحب مسلمانون کو کافر بناکر اسلام کو مٹا رہے ہین اور کفر کا غلبہ دیکھا کر اپنے کو خود جھوٹا بتا رہے ہین، مگر افسوس ماننے والون پر ہے کہ یہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور آفتاب روشن کو چھپانا چاہتے ہین اور دن کو رات کہتے ہین، یہ ضمنی بات تھی اصل مدعا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کا کام یہ بیان کیا ہے کہ اُس کی ذریعہ سے اسلام کا غلبہ ہوگا، دنیا کی ساری قومین مسلمان ہو جائین گی، جتنے ادیان باطلہ ہین وہ فنا ہو جائین گے اِس کے ثبوت مین چار قول نقل کئے گئے ایک پیغام صلح سے دوسرا براہین احمدیہ سے تیسرا چشمہ معرفت سے، چوتھا انجام آتھم سے ان اقوال کو پیش نظر رکھ کر پانچوان قول ملاحظہ کیجئے،

پانچوان اقرار - میرا کام جس کے لئے مین کھڑا ہوا ہون یہی ہے کہ مین عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑدون، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلادون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کردون

پس اگر مجھسے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہ علت غائی ظہور مین نہ آوے
تو مین جھوٹا ہون، پس دنیا مجھسے کیون دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو،
نہین دیکھتی، اگر مین نے اسلام کی حمایت مین وہ کام کر دیکھایا جو مسیح موعود
و مہدی موعود کو کرنا چاہئی تو پھر مین سچا ہون، اور اگر کچھہ نہ ہوا اور مر گیا
تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون"۔ مرزا صاحب کا یہ پانچوان قول
ہے جس مین وہ مسیح موعود کا کام اور اُن کی علامت بیان کرتے ہین، مگر
پہلے چارون اقوال مین تمام دینون کا ہلاک ہونا اور اسلام کا غلبہ ساری
دنیا مین ہو جانا مسیح موعود کا کام بتایا تھا، اس قول مین خاص دین عیسوی
کے ہلاک ہونے کی نسبت لکھتے ہین اور دعوے کرتے ہین کہ مین عیسیٰ پرستی
کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہون، اور اس لئے کہ بجای تثلیث
کے توحید کو پھیلاؤن پہلے اقوال کو پیش نظر رکھ کر جب اس قول کو دیکھا جائے
تو نہایت صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہین کہ میری
کوشش اور میرے ذریعہ سے تثلیث کے ماننے والے موحد یعنی مسلمان ہو
جائین گے، چونکہ تثلیث پرست تمام دنیا پر غالب ہو گئے ہین ساری دنیا
مین عیسائیون کو غلبہ ہے، اُن کی سلطنت اور بادشاہت ہے اس لئے
اس قول مین خاص دین عیسوی کے مٹانے کا دعوے کرتے ہین کیونکہ اسکے
بغیر مٹائے ہوئے اسلام کو غلبہ نہین ہو سکتا، جس کا ذکر پہلے اقوال مین
بار بار کیا ہے، اب اسلام کے غلبہ کی یہی صورت ہے کہ تثلیث پرست
مسلمان ہو جائین، اور تثلیث کی جگہ توحید پھیل جائے، اسی کو مرزا صاحب
حمایت اسلام اور مسیح موعود کا کام بتاتے ہین، اور اسی کام کے پورا ہو جانے
کو اپنی صداقت کا معیار قرار دیتے ہین، اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگر یہ کام مین نے

اپنی زندگی میں نہ کیا اور مرگیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں“ اِس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو اپنے قول کی صداقت پر کمال درجہ کا وثوق ہے، یہ بھی مد نظر رہے کہ اِس قول کے پورا کرنے کے لئے کوئی شرط بھی مرزا صاحب نے نہیں بیان کی، اِس کلام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جس وقت یہ دعویٰ کر رہے ہیں اُس وقت تک یہ کام اُنہوں نے نہیں کیا تھا، کیونکہ پہلے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں تثلیث پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں“ اِس کو خاص و عام سب سمجھتے ہیں کہ کام کے لئے کھڑا ہونیکے یہی معنی ہیں کہ ابتک کام کیا نہیں ہے بلکہ کرنے کے لئے مستعد اور آمادہ ہوئے ہیں اور آخر میں شرط کے ساتھ کہتے ہیں، اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہئے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ کیا اور مرگیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں“ اِس جملہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جس وقت مرزا صاحب یہ قول لکھ رہے تھے اُس وقت تک اُنہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا آئندہ اُس کے کرنے کا وعدہ کرتے ہیں، اب یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ وعدہ مرزا صاحب نے کب کیا ہے، اِس کا تصفیہ حوالے سے بخوبی ہوتا ہے یعنی یہ قول ۱۹-جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار البدر میں چھپا ہے جس میں مرزا صاحب کے اقوال برابر چھپتے تھے، اِس قول کی تائید مرزا صاحب نے اپنے الہامی اعلان سے کی ہے جس کو اُنہوں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۵-مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے آخر میں مشتہر کیا ہے اُس کی عبارت یہ ہے

میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اِس عاجز کے

سلہ یہ عبارت اُس اعلان کے صفحہ ۱۵ کے حاشیہ میں ہے، اِس عبارت نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے یعنی اُن کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا

حصہ مین مقرر ہے پوری نہو اِس دنیا سے اُٹھایا نہ جاؤن گا کیونکہ خدا

تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اُس کا ارادہ رک نہیں سکتا؛

مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اِس لئے اُن کے حصہ مین حمایتِ اسلام کی خدمت مقرر تھی، اور حمایت اِس طریقہ سے کہ تثلیث پرستوں کو مسلمان بنائین، مگر یہ خدمت ۱۹۰۸ء تک پوری نہیں ہوئی تھی، اور یہ بھی اِس قول سے نہایت ظاہر ہو رہا ہے کہ اُس خدمت کا پورا ہونا اپنی زندگی میں بتا رہے ہیں، اور الہام الٰہی سے کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا کام اپنی زندگی مین پورا کرون گا، جبتک میرا کام پورا نہ ہوگا میں ہرگز نہ مروں گا، کیونکہ یہ وعدہ الٰہی ہے، اور وعدہ الٰہی ٹل نہیں سکتا (یہ جملہ نہایت یاد رکھنے کے قابل ہے) یہ معلوم کرکے آپ یہ بھی معلوم کیجئے کہ اِس قول کے کتنے دنوں بعد مرزا صاحب دنیا سے تشریف لیگئے ہیں، اور یہ وعدہ الٰہی پورا ہوا یا نہین، مرزا صاحب کا انتقال ایسا امر نہیں ہے جس کی تاریخ وسن مشتہر نہ ہوا ہو، ۹۔مئی ۱۹۰۸ء مین جناب والا عالم برزخ میں بھیجے گئے یعنی مذکورہ اعلان میں جو وعدہ الٰہی ہوا تھا اُس کے پورے ایک سال کے بعد مرزا صاحب دنیا سے اُٹھا لئے گئے، اب اِس ایک سال میں مرزا صاحب کا کوئی کارنامہ ایسا دیکھا سکتا ہے جس سے اسلام کو غلبہ ساری دنیا میں ہوگیا ہو، **اے مرزائی احمدیو!** کیا اِس کا جواب کچھ دے سکتے ہو؟ مگر تمہارا کانشنس، اور

پھیل جانا وہ مرزا صاحب کی زندگی مین پورا ہو جائے گا، مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہوا اور ثابت ہوگیا کہ مسیح موعود کی جو علامت اُنہوں نے بیان کی وہ اُن میں نہیں پائی گئی، اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے ۱۲

معائنہ کیسا تھا دلی حالت بے اختیار کہیگی کہ اس کا کوئی جواب نہین ہو سکتا اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین، اس لئے خیر خواہانہ مین دریافت کرتا ہون کہ آپ اپنے مرشد کے ارشاد کے بموجب اُن کے جھوٹے ہونے پر گواہی کیون نہین دیتے، اس مین آپ کو کیا عذر ہے، جس طرح آپنے اُن کے کہنے سے اُنھین مسیح موعود مانا تھا اسیطرح اُن کے کہنے سے اُنھین جھوٹا ماننا آپ کو ضرور ہے، آٹھ نو برس سے آپ کانون مین تیل ڈال کر مُہر بدہان کیون بیٹھے ہین، کیا مرنا نہین ہے؟ مین یہ تو نہین کہتا کہ آپ علمائے حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کرین مین تو آپکے مرشد ہی کے قول کو پیش کر رہا ہون، اور کہتا ہون کہ اسے مانئے اور اپنی آیندہ کی حالت کو یاد کر کے خدا سے ڈرئے، اور جھوٹے سے علیحدہ ہوجئے، طاغوت سے علیحدہ ہونا ایمان باللہ سے مقدم ہے، اللہ تعالے کا ارشاد ہے، وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، یعنی جو طاغوت سے علیحدہ ہوا اور اللہ تعالی پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی تھامی، اس آیت مین ایمان باللہ سے پہلے طاغوت سے علیحدہ ہونے کا ارشاد ہے، اس کے بعد مین یہ چاہتا ہون کہ اس اعتراض کے جواب مین جو آپ کو دھوکا دیا گیا ہے، اُس کا ازالہ بھی صاف طور سے کر دون، تثلیث پرستی کے ستون توڑنے کی حقیقت آپ سے یہ بیان کی جاتی ہے کہ مرزا صاحبنے قرآن مجید سے مسیح کی موت خوب ثابت کر دی ہے اس لئے صلیب پرستی کا ستون ٹوٹ گیا افسوس ایسے عقل و فہم پر کہ ایسے غلط جواب سے آپ کی تسکین ہو جاتی ہے اور ذرا بھی تامل نہین کرتے، افسوس!

اول تو یہ نہین دیکھتے کہ مسیح علیہ السلام کی موت تو مرزا صاحب نے ازالۃ الاوہام مین ثابت کی ہے یہ رسالہ مرزا صاحب کے اوائل تصانیف مین ہے اور ۱۸۹۱ء مین مشتہر ہوا ہے۔ اور مرزا صاحب کا یہ قول کہ مین عیسی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہون، ۱۹۰۶ء کے آخر کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سن تک وہ ستون ٹوٹا نہین تھا، بلکہ توڑنے کے لئے مستعد ہوئے تھے، اور مسیح کی موت ثابت کئے تو پندرہ برس گذر گئے، اب اُس کے لئے مستعد ہونا چہ معنی دارد، بیان سابق پر پھر غور کیجئے، اِس قول کے بعد اُن کے الہامی اعلان سے یہ بھی ثابت کر دیا گیا کہ اپنے مرنے سے ایک سال قبل تک اُنہون نے کچھہ نہین کیا تھا آئندہ کرین گے اِس لئے یہ جواب مرزا صاحب کے الہام سے غلط ثابت ہوا

دوسرے یہ کہ موت ثابت کرنے سے عیسائیون کی تثلیث باطل نہین ہوسکتی، کیونکہ مرزا صاحب نے اگر موت ثابت کی تو قرآن شریف سے کی، پھر اِس سے عیسائیون پر کیا الزام ہوا، عیسائی قرآن کو کب مانتے ہین، جو اُس کے مضمون سے اُنہین الزام ہوسکے اور اِس الزام سے اُن کی صلیب کیونکر ٹوٹ گئی، کیا قلم کے گھس گھس کرنے سے صلیب ٹوٹ سکتی ہے، ذرا شرم کرنا چاہئے صلیب ٹوٹنے کا مطلب تو اِس سے پہلے خود مرزا صاحب نے اپنے متعدد اقوال مین بیان کر دیا ہے اُنھین مکرر دیکھو،

تیسرے یہ کہ موت کے ثبوت سے اُن کی تثلیث باطل نہین ہوسکتی، آپ اُنکی تثلیث کو نہین سمجھتے، عیسائی جس طرح خدا تعالی کی ذات کو آزلی اور ابدی اعتقاد کرتے ہین اسی طرح تثلیث کو بھی سمجھتے ہین

حضرت مسیح کا جسمانی وجود تو اُنیس سو برس سے ہوا، اور تثلیث کا وجود اُنکے خیال میں ہمیشہ سے ہے، یہ نہیں ہے کہ جس وقت سے اُن کے جسم کا وجود ہوا اُس وقت سے تثلیث قائم ہوئی، اب اگر اُنھیں جسمانی موت آجائے تو اونکی تثلیث اُسی طرح قائم رہیگی، جس طرح ۱۹۱۸ء سے پہلے قائم تھی، کیونکہ اگر موت آئی تو جسم کو آئی، روح کو نہیں آئی، عیسائی حضرت مسیحؑ کی روح کو خدا یا خدا کا جزء کہتے ہیں جسم کو نہیں کہتے، وہ روح جس طرح حضرت مسیح کے پیدا ہونے اور دنیا میں ظاہر ہونے سے پہلے موجود تھی، اور اُن کے نزدیک خدا کا جزء تھی، ویسے ہی اُن کے جسم کے فنا ہونے کے بعد بھی اُن کے خیال میں باقی رہے گی اور تثلیث جیسے اُن کے پیدا ہونے سے پہلے اُن کی روح کی وجہ سے تھی اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کے خیال میں قائم رہیگی، اُن کی پیدائش سے پہلے اور مرنے کے بعد میں کوئی فرق نہیں ہے، پھر اُن کی موت ثابت کرنے سے صلیب پرستی کا ستون کیسے ٹوٹ جائے گا، یہ نہایت ظاہر بات ہے، مگر مرزائیون کی عقل پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ اُنھیں نہایت روشن بات بھی نہیں سوجھتی،

ای عزیزو، اس پر یقین کرو کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل سے محض ہدایت، اور گمراہی سے بچانے کے لئے ایک کاذب کے کذب کو اُسی کے علانیہ اقرار دلی ظاہر کر دیا، اب اس پر بھی توجہ نہ کرنا بہت زیادہ موجب عتاب الٰہی ہوسکتا ہے اس پر غور کرو، اس قول میں مرزا صاحب نے دو دعوے کئے ہیں ایک یہ کہ بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤنگا **دوسرا** یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و شان دنیا پر ظاہر کروں گا، پہلے دعوے کا جھوٹا ہونا تو بخوبی ظاہر ہوگیا کہ انہوں نے توحید کہیں نہیں پھیلائی بلکہ چالیس کروڑ موحدوں کو کافر

بنادیا، اب دوسرے دعوے کی حالت معلوم کیجیے جس سے کامل یقین ہو جائیگا کہ مرزا صاحب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مذمت و منقصت کی ہے مگر اس کے ساتھ ہی جھوٹے دعوے کر کے مسلمانوں کو فریب بھی دیا ہے،

مرزائی اقوال سے حضرت سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا کی مذمت،

مرزا صاحب شاعر بھی تھے اس لئے ابتدا میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی ہے جس طرح شاعر کیا کرتے ہیں، اور خیالی معشوق کی دلربائی بیان کرتے ہیں، اگرچہ اُن کے دل کیسے ہی سخت ہوں، اور عشق و محبت کی بو بھی اُن کے دل میں نہ ہو، اس کی صداقت مرزا صاحب کی باتوں سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی منقصت اور اپنی تعلی مختلف طور سے کی ہے، یہاں چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں،

پہلا قول :- مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جس نے مجھے نہ مانا وہ کافر اور جہنمی ہے، اس کی تشریح مرزا محمود نے اپنے رسالہ حقیقۃ النبوۃ میں کی ہے وہاں دیکھیئے، اس دعوے سے کمال منقصت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح ثابت ہوئی کہ امت محمدیہ کے کروڑوں افراد جو آپ کو مان کر آپ کے طفیل سے جنت کے مستحق ہو چکے تھے تیرہ سو برس کے بعد اُن کا غلام یہ کہتا ہے کہ میری وجہ سے وہ سب جہنمی ہو گئے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننا اُن کے کام نہ آیا، یہ کیسی عظیم الشان منقصت ہے کہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا جن کی خاص صفت اللہ تعالےٰ رحمۃ للعالمین قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے اُن کی اُمت اُن کے

جاں نثار جہنم میں ڈالے جائیں، اور ارشاد خداوندی اور عظمت نبوی پامال کردی جائے، یہی اظہار عظمت وشان حضرت محبوب رب العالمین ہے (استغفر اللہ)

دوسرا قول:۔ تتمہ حقیقۃ الوحی - میں خدا کی قسم کھا کر دعوے کرتے ہیں کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہونچتے ہیں، اور اخبار البدر مطبوعہ جولائی ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں کہ جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں، اور کوئی مہینہ نشانوں سے خالی نہیں گذرتا، اسمیں درپردہ یہ کہتے ہیں کہ میری عظمت وشان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حصہ سے بھی زیادہ ہے، کیونکہ تحفہ گلڑویہ صفحہ ۴۰ میں لکھتے ہیں، کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے ان دونوں قولوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے معجزات کو سو حصے زیادہ بیان کرتے ہیں، اب سمجھنے والے سمجھ لیں کہ یہ کیسی تحقیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرزا صاحب نے کی ہے کہ ایک غلام جس کے جھوٹ وفریب کا انبار دکھا دیا گیا ہے، وہ اپنی عظمت کو سو حصے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے بیان کرتا ہے اس سے زیادہ کسر شان اور کیا ہوگی،

تیسرا قول حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹ میں دعوے کرتے ہیں کہ مجھے الہام خداوندی ہوا، **لولاک لما خلقت الافلاک** اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے کچھ پیدا نہ کرتا اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام

آئے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا صاحب کے طفیل سے ہوا، تمام انبیاء اور اولیاء مرزا صاحب کے طفیلی اور ذلہ ربا ہیں اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، (نعوذ باللہ)

بھائیو! حضرت سرور انبیا کی عظمت وشان کو ملاحظہ کرو اور مرزا کی اس ہتک اور بے وقعتی کو دیکھو کہ ایک ادنے غلام ہوکر سرور دوجہاں علیہ صلوات الرحمن کو اپنا طفیلی کہتا ہے، اور پھر دعوے کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان ظاہر کروں گا، یہ کیسا علانیہ جھوٹ اور ناواقفوں کو فریب دینا ہے، اس قسم کے آٹھ اقوال رسالہ دعوے نبوت مرزا میں لکھے گئے ہیں، ناظرین اُس میں ملاحظہ کریں،

بیان مذکور سے مرزا صاحب کی مسیحیت کا تو کامل طور سے خاتمہ ہوگیا، اور پورے طور سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، اب اُن کی مہدویت کا خاکہ اڑنا بھی ملاحظہ کر لیجئے، اس دعوے کے ثبوت میں جو انہوں نے آسمانی نشان کا بہت غل مچایا تھا اُسے تو دوسری شہادت آسمانی نے خاک میں ملادیا، اور ثابت کردیا کہ وہ اپنے بیان سے بالیقین جھوٹے اور سخت فریبی ہیں، یہاں میں اُن کا ایک علانیہ فریب اور ایک وہ قول

نقل کرتا ہوں جس میں اُنہوں نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے مرزا صاحب کے اس آسمانی نشان کی بنیاد ایک موضوع اور جھوٹی روایت ہے جس کا جھوٹا ہونا پورے طور سے ثابت کردیا گیا ہے

(دوسری شہادت آسمانی ۵۵ و ۵۶ ملاحظہ ہو)

اب اس جھوٹی روایت کی صحت میں ضمیمہ انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں بڑا زور لگایا ہے، مگر صرف علانیہ مغالطہ اور صریح فریب کے

اُس کی صحت ہرگز ثابت نہیں کر سکے، اہل علم اور فہمیدہ حضرات ملاحظہ کریں
کہ اُس معمولی گہن ہو جانے کے بعد مختلف طور سے یہ لکھا ہے کہ حدیث کی
صحت کو معائنہ نے ثابت کر دیا، کہیں کہتے ہیں کہ حدیث نے اپنی صحت
کو آپ ظاہر کر دیا، کہیں لکھتے ہیں کہ حدیث کی صحت کو چشم دید نے ثابت
کر دیا، اب اس میں زبردستی اور ابلہ فریبی کو دیکھا جائے کہ
تیرہ سو برس کے بعد معائنہ اور چشم دید سے حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہو سکتی
ہے اہل دانش غور فرمائیں کہ معائنہ اگر ہوا تو معمولی گہنوں کے
اجتماع کا ہوا، یہ فرمایئے کہ یہ کس نے معائنہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ان گہنوں کو امام مہدی کا نشان فرمایا ہے اس کا معائنہ تو وہی کر سکتا
ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معائنہ کیا ہو اور عالم بیداری
میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا ہو، اور اس روایت کو بیان فرماتے سنا ہو
بغیر اس کے روایت کی صحت کا معائنہ بتانا صریح فریب نہیں تو کیا ہے، البتہ
اب ہم باآواز بلند کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے دجل و فریب کو اُن کے رسائل
کے معائنہ نے دیکھا دیا اور چشم دید نے ثابت کر دیا کہ وہ علانیہ فریب دے
رہے ہیں، جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے، اور مرزا صاحب کے فریب کا معائنہ
یہ تو اُن کا فریب تھا، اب اُن کے دوسرے فریب کے ساتھ اونکی اقراری
ڈگری بھی ملاحظہ کیجئے جس سے ظاہر ہو جائے کہ جس طرح وہ اپنے پختہ اقرار سے
مسیح موعود نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے اقرار سے جھوٹے ہیں اسی طرح وہ مہدی بھی
نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے اقرار سے اِس دعوے میں بھی جھوٹے ہیں وہ اقرار ملاحظہ ہو

چھٹا اقرار - ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں، اگر یہ ظالم مولوی اس
قسم کا خسوف و کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں

اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤن گا"۔ اس قول مین مرزا صاحب اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہین، مگر اس شرط کے ساتھ کہ سنہ ۱۳۱۲ھ سے پہلے اس قسم کا خسوف وکسوف ہوا ہو، یعنی رمضان کے ۱۳ - اور ۲۸ - کو اور ان گہنون کے وقت کوئی مدعی مہدویت ونبوت بھی ہوا ہو اب تمام مرزائیون کی جماعت سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کے مرشد نے ایک جھوٹی روایت کے سچا بنانے مین فریب دیا، پھر اس کے مطلب کے بیان کرنے مین عوام کو فریب دیا، ان فریبون کی بنیاد روایت کے الفاظ سے ہو سکتی ہے، مگر مدعی کی شرط یعنی گہنون کے وقت کوئی مدعی بھی ہو اس وقت یہ گہن مہدی کی علامت ہو سکتے ہین، اور اگر کوئی مدعی اس وقت نہو تو یہ معمولی گہن ہین، مہدی کی علامت نہین ہین، یہ کسی لفظ سے ثابت نہین ہوتا اگر کوئی مدعی ہے تو بتائے جن حدیثون سے مہدی کا آنا ثابت کیا جاتا ہے اُن مین تو ایسی علامتین اُن کی بیان ہوئی ہین کہ اُنھین دعویٰ کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی، بلکہ وہ اپنے کو چھپانا چاہین گے مگر اُن کے چہرے کے قدرتی انوار مسلمانون کے دلون کو ایسا ہی کھینچین گے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے، پھر انہین دعوے کی کیا ضرورت ہوگی، رسالہ البرہان دیکھو، یہی وجہ ہے کہ اس روایت مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے جس سے صراحۃً یا اشارۃً یہ قید ثابت ہوتی ہو، اس لئے یہ قطعی بات ہے کہ اس روایت مین مرزا صاحب کا یہ یقینی تیسرا افترا ہے، اس کے بعد راقم اُن کی اقراری ڈگری کی شرط پورا کرنے کے لئے جو اُسے پیش کرتا ہے ملاحظہ ہو،

دوسری صدی کے شروع یعنی سنہ ۱۲۵ھ مین طریف مدعی مغرب مین ہوا اور سنہ ۱۲۷ھ مین اُس کا بیٹا صالح مدعی ہوا، اور اُن دونو کو

وقت میں اسی طرح کے گہن ہوئے، بلکہ صالح کے وقت میں دو مرتبہ ہوئے
جس طرح مرزا صاحب کے وقت میں دو مرتبہ ہوئے اور چوتھی صدی ہجری
میں ابو منصور عیسیٰ مدعی ہوا، اُس کے عہد میں اسی طرح کے گہن ہوئے
دوسری شہادت آسمانی میں اس کی تفصیل اور تحقیق ملاحظہ کر کے مظلوم
مرزا کے پیرو مرزا صاحب کے اس قول پر ایمان لائیں، اور اسمیں شک
نہ کریں، یعنی یقیناً سمجھیں کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے، کیونکہ اُنسے پہلے
کئی مدعی ایسے گذرے ہیں جن کے وقت میں گہنوں کا اجتماع اُسی طرح ہوا
جس طرح مرزا صاحب کے وقت میں ہوا، البتہ اس کے سمجھنے کے لئے کچھ
علم ہیئت کے جاننے کی بھی ضرورت ہے، کہیں غصہ میں آکر حواس باختہ
نہ ہو جائے گا، دوسری شہادت آسمانی کے ساتھ رسالہ عبرت خیز بھی
دیکھ لیجئے گا، اُس میں بھی اُن مدعیوں کا ذکر ہے، اور تاریخ پر زیادہ نظر
وسیع کرنے سے اور نظیریں بھی ملیں گی،

یہانتک چھ قول مرزا صاحب کے نقل کئے گئے، ان قولوں نے دو طرح
سے مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا، ایک یہ کہ مسیح موعود کا جو کام خود
مرزا صاحب نے بیان کیا تھا وہ اُنہوں نے ہرگز نہیں کیا اور جو علامتیں
اُنہوں نے مسیح موعود کی بیان کیں وہ اُن کے وقت میں نہیں پائی
گئیں، مثلاً متفق علیہ یہ بات بتائی ہے کہ اُس وقت تمام دنیا میں
اسلام پھیل جائے گا، اور ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے نہایت
ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی گئی، اسلئے
اُنھیں کے قول سے اُن کا دعوے غلط ہوا، اور دوسرا یہ کہ
اُنہوں نے خود کہا کہ اگر صلیب پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر نہ کردوں تو جھوٹا ہوں،
اور ثابت کر دیا گیا کہ ان دونوں کاموں میں سے انہوں نے کچھ نہیں
کیا، بلکہ حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کی نہایت تحقیر کی، اور مخالفین
اسلام سے تحقیر کرائی، اس لئے وہ اپنے کامل اقرار سے جھوٹے ہوئے اس کا
کوئی جواب نہیں دیسکتا، اور ہرگز نہیں دیسکتا،

اب اُن کے وہ اقوال نقل کئے جاتے ہیں جن سے اقراری جھوٹے
ہونے کے علاوہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور آیات صریحہ اُن کے
جھوٹے ہونے کے شاہد ہیں، منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی یقیناً جھوٹی[1]
ہوئی، اور اُس کے ساتھ کم سے کم دس بارہ پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں
جس کا ثبوت قطعی طور سے فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ میں اور تیسرے حصہ
میں دیا گیا ہے، یہ وہ پیشین گوئی ہے جس کے جھوٹی ہونیسے مرزا صاحب نے
دنیا پر ثابت کر دیا کہ اللہ تعالےٰ کا پختہ اور قطعی وعدہ جھوٹا ہو گیا اور وعدہ

[1] اس پیشینگوئی کا اشتہار مرزا صاحب نے ۱۸۸۸ء کے شروع سے دینا شروع کیا تھا اور متعدد اشتہاروں
میں اسکا غل مچایا تھا اور ازالہ الاوہام میں اسکا ذکر ان الہامی الفاظ سے کیا ہے جن سے بالیقین ثابت
ہوتا ہے کہ یہ وعدہ ایسا پختہ اور حتمی ہے کہ بغیر پورا ہوئے رک نہیں سکتا، وہ الفاظ ملاحظہ ہوں،

(۱) احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئیگی

اس میں لفظ انجام کار پر نظر رہے

(۲) لوگ کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا

اس جملہ میں لفظ آخرکار پر نظر رہے

(۳) خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا

اس جملہ میں الفاظ ہر طرح پر غور کیجئے

ہی جھوٹا نہیں ہوا۔ بلکہ اُس کا فریبی بنایا عاجز ہونا ظاہر ہو گیا، کیونکہ مدتوں ایسا قطعی وعدہ کرتا رہا اور کہتا رہا کہ ضرور پورا کر دوں گا، کوئی اُسے روک نہیں سکتا، اور پھر پورا نہ کیا، یا یوں کہو کہ پورا نہ کر سکا۔ اس پیشینگوئی کے ساتھ احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی، یعنی ڈھائی برس کے اندر اُس کے مرنے کی پیشین گوئی کی تھی، مگر اُس میں وہ نمرا اس کے بعد بہت جھوٹی باتیں بنائیں، حضرت یونسؑ پر جھوٹی پیشینگوئی کا افترا[1] کیا، اور اپنے مریدوں کو دام میں رکھنے اور مسلمانوں کا منہ بند کرنے کے لئے دوسری پیشین گوئی انجام آتھم کے صہ ۳۱ مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں اس طرح کی،

ساتواں اقرار۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اُس کی انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہوگی، اور میری موت آجائیگی، اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالےٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کر دے گا، جیسا کہ احمد بیگ

(۴) اور ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھا دے گا

(اس میں مرزا صاحب کی شرط بھی آگئی اور وعید کا ٹلنا بھی آگیا اور معلوم ہوا کہ اگر شرط وغیرہ کی روک تھی تو وہ بھی دور ہو جائیگی)

(۵) اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا، کوئی نہیں جو اس کو روک سکے،

(اس الہامی جملہ نے کامل فیصلہ کر دیا کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی، کوئی شئے سے روک نہیں سکتی،)

یہاں پانچ جملے نقل کئے گئے ہر ایک جملہ میں ایسا لفظ ہے جس سے حتمی طور سے وعدہ الٰہی ثابت ہوتا ہے کہ انجام کار منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی مگر یہ وعدہ پورا نہوا اور بموجب نص قطعی لاتحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ کے مرزا صاحب یقیناً جھوٹے ثابت ہوئے ہم صرف اس کے جواب کیلئے ہزار روپیہ کا

[1] یعنی مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں بڑے زور کے ساتھ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت یونس کی پیشینگوئی قطعی تھی وہ پوری نہ ہوئی۔ یہ محض غلط اور حضرت یونس پر سخت تہمت ہے انہوں نے کوئی ایسی پیشینگوئی نہیں کی کہ وہ جھوٹی ہوئی ہو اس کی تفصیل میں نے ایک خاص رسالہ لکھا ہے جس کا نام تذکرہ یونس علیہ السلام ہے ۱۲ [illegible] ۱۲ [illegible] اس نص قطعی کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں اور جھوٹی باتیں بناتے ہیں ۱۲

اور آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہوجاتا ہے (یہانتک کہ بعض پیشینگوئیوں میں دنوں کے سال بتائے گئے ہیں) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے اُسے روک نہیں سکتا" انتہی بلفظہ،

یہ مرزا صاحب کا بعینہ قول ہے اس میں چار جملوں پر ہم نے ہندسہ دیا ہے، اِن میں پہلے اور چوتھے قول میں قطعی طور سے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ محمدی کے شوہر کا میرے سامنے مرنا خدا کے علم میں قرار پاچکا ہے اُسکے خلاف نہیں ہوسکتا، اور کوئی سبب ایسا نہیں ہوسکتا جس کی وجہ سے اُس کی موت رک جائے اور میرے سامنے وہ نہ مرے کیونکہ پہلی اُسے تقدیر مبرم کہا ہے اور تقدیر مبرم اُسی کو کہتے ہیں جس کا ہونا علم الٰہی میں قطعاً قرار پاچکا ہو، یہ معلوم کرلینا چاہئے کہ اس کے معلوم کرنے میں انبیا کو غلطی نہیں ہوسکتی، البتہ اولیاء اللہ کو ہوسکتی ہے (مکتوبات امام ربانی دیکھا جائے) یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شے کے ہونے کو اولیاء اللہ تقدیر مبرم سمجھیں، مگر درحقیقت وہ تقدیر مبرم نہ ہو، مگر جو خدا کا رسول ہے وہ تقدیر مبرم کسی واقعہ کو اُسی وقت کہیگا جس وقت خدا تعالیٰ نے اُسے اطلاع دی ہوگی، اسلئے اس کے بیان میں غلطی نہیں ہوسکتی، اگر ایسے بیان میں رسول غلطی کرے تو اُسکی تمام باتوں سے یقین و اعتبار جاتا رہے اور اس کو اجتہادی غلطی سمجھنا سخت جہالت ہے اور علمائے محققین تو یہ لکھتے ہیں کہ انبیا سے اجتہادی غلطی بھی نہیں ہوتی (شفا ملاحظہ ہو) اور چوتھے جملہ میں تو مرزا صاحب نے نہایت صاف طور سے کہا ہے کہ اس بات کا ظہور خدا کی طرف سے ٹھہر چکا ہے اُس کا ہونا ضرور ہے اب اگر مرزا صاحب کو

سچا مانا جائے تو بالضرور خدائے پاک کو جھوٹا اور وعدہ خلاف اور فریب دہندہ
کہنا ہوگا، یا ماننا ہوگا، کہ وہ عالم الغیب نہ تھا عاجز تھا، کن فیکون کا اختیار
اُسے ہرگز نہ تھا، اور مرزا صاحب کو کن فیکون کا اختیار دینا اور محمدی کا نکاح
آسمان پر کر دینا مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ایک فریب تھا، کیونکہ
مختلف طریقے سے وعدہ کی پختگی بیان کی مگر وہ پورا نہ کیا، اب اہل اسلام ملاحظہ
فرمائیں کہ مرزا صاحب کو سچا ماننے سے خدائے پاک پر اتنے الزامات آتے ہیں
اب جس کا ایمان خدائے تعالیٰ پر اتنے عیوب کو قبول کرے وہ مرزا صاحب
کو مانے، مگر مشکل یہ ہے کہ مرزا صاحب اسی قول میں اپنے صدق وکذب کا
معیار بیان کرتے ہیں اور اس معیار سے وہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں، اس کا حاصل
یہ ہوا کہ مرزا صاحب اور اُن کا ملہم خدا دونوں اُن کے اقوال سے جھوٹے
ٹھہرے وہ معیار دوسرے جملہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ
کا داماد میرے سامنے نہ مرے بلکہ میں اس کے سامنے مر جاؤں
اور اپنے سچے ہونے کا یہ معیار بتلاتے ہیں کہ اس کی موت کی پیشین گوئی
اسی طرح پوری ہو جس طرح احمد بیگ اور اتھم کی پوری ہوئی یعنی وہ میرے
سامنے مرے، مدعی نبوت کا اس طرح کہنا اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ خدا کی
طرف سے اُسے یقینی علم دیا گیا ہو، مگر اس زور وشور کے دعوے کے بعد
دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہیں مرا، بلکہ
مرزا صاحب کو مرے ہوئے آٹھ برس ہوگئے اور وہ ابتک زندہ ہے
اس لئے مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی، اور وہ اپنے قطعی
اور یقینی اقرار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور جو اپنے جھوٹے ہونے کی معیار
انہوں نے بیان کی تھی اُسی کے بموجب وہ کاذب قرار پائے، اور جو ہونی

اپنے سچے ہونے کی معیار بیان کی تھی وہ اُن مین نہین پائی گئی اس لیئے دو طرح سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، اور معلوم ہوا کہ اس زور سے اُس کی موت کی پیشین گوئی کرنا اور اُسے علم الٰہی بنانا محض لوگون کو فریب دینے کی غرض سے خدا پر افترا کیا تھا، اور خیال کر لیا تھا کہ اگر اس کا ظہور ہو گیا تو ہزارون مسلمان میرے اوپر ایمان لے آئین گے، اور اگر مین مر گیا تو جس طرح مین نے اپنی زندگی مین بہت سی پیشین گوئیون کے جھوٹے ہونے مین باتین بنائی ہین اور میرے ماننے والے میرے ماننے سے ہٹے نہین اسی طرح میرے بعد بھی ہوگا مگر اُسے خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ نبی کی تو بڑی شان ہے خدا تعالےٰ اپنے کسی مقبول بندے کو بھی ایسا جھوٹا ہرگز نہین کرتا، اس لیئے مرزا صاحب خدا کی مقبول بندے ہرگز نہ تھے، بلکہ جھوٹے، مفتری، فریب دینے والے اس قول سے ثابت ہوئے اس کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے، دیکھا جائے کہ اُن کے تمام مریدین جواب سے عاجز ہین، اب جو اُن مین زیادہ پاجی ہین وہ بزرگون کو نا سزا بان رسول کو گالیان دیکر خواب و خیال کو اپنا متمسک بنا کر اپنے جہلا مین پھیلاتے ہین اور انھین جہنم کی راہ پر قائم رکھتے ہین، مگر الحمد للہ ہمارے دعوے کی بنیاد کوئی خواب و خیال نہین ہے، بلکہ تمہارے نبی کے اقوال ہین آنکھین کھول کر دیکھو،

اسی قول کی تائید اور مذکورہ پیشین گوئی کی صداقت کا اظہار مرزا صاحب دوسرے قول سے کرتے ہین اور قدرت خدا اُن کے جھوٹے ہونے کے دلائل مختلف طریقون سے خلق پر ظاہر کرتی ہے اور اُن کے جھوٹ کو آفتاب کیطرح چمکا کر یہ دیکھاتی ہے کہ دنیا مین ایسے انسان بھی ہین کہ دیکھتے ہوئے آفتاب نیمروز کو نہین دیکھتے، مرزائیون کا یہی حال ہے،

آٹھواں اقرار:- جس سے مرزا صاحب کے کذب کا فیصلہ ہوتا ہے یہ ہے

بقلم جلی لکھتے ہیں، یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا" اے احمقو، یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں، (۱) یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، (۲) وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں (۳) وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا" (ضمیمہ انجام آتھم صہ ۵۴)

آخر کے تین جملوں پر خوب نظر رہے، جو مرزائیوں کی ساری باتوں کو غلط بتا کر مرزا صاحب کو یقینی جھوٹا ثابت کرتے ہیں، اس قول میں مرزا صاحب احمد بیگ کے داماد کی پیشینگوئی کے پورا ہونیکو دوسرے طریقہ سے نہایت زوردار الفاظ میں بیان کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا اس سے پہلے قول میں تو یہ کہا تھا کہ اگر وہ میرے سامنے نہ مرے تو میں جھوٹا ہونگا، یہاں اپنی برائی میں ترقی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا جھوٹا ہونے سے ہر بد سے بدتر ہونا نہایت سخت ہے اور مرزا صاحب کے لئے یہ جملہ زیادہ مناسب ہے، اور اس علام الغیوب حکیم نے اس جملہ کا مصداق انھیں ایسا ٹھہرایا کہ جائے دم زدن نہ رہی، کیونکہ مرزا صاحب کو احمد بیگ کے داماد کے سامنے موت دی اور اس کی پیشین گوئی کو پورا نہ کیا، یہاں اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکے وثوق پر اس وعید کی پیشینگوئی کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں، مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ وعدہ الٰہی بہ نسبت وعید کے زیادہ قابل اعتبار ہے اور اس کے پورا ہونے پر انہیں زیادہ اطمینان ہوگا کیونکہ وعید کے ٹل جانے پر تو مرزا صاحب کا بڑا زور ہے مختلف طور سے انہوں نے

اس کا دعویٰ کیا ہے مگر وعدے مین بھی اُن کے داہنے فرشتہ یہ کہہ چکے ہین
یَعِدُ وَلَا یُوفِی، یعنی اللہ تعالیٰ کسی وقت وعدہ پورا نہیں کرتا، اس لئے
مرزا صاحب اس وعید کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں یعنی اُن وعدون مین
نہیں ہے جنھیں اللہ تعالیٰ پورا نہیں کرتا، اور وہ جھوٹے ہو جاتے ہیں بلکہ یہ سچا
وعدہ ہے ضرور پورا ہوگا، کوئی شرط وغیرہ اُسے روک نہیں سکتی،

بہر حال اس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر مرزا صاحب کو نہایت وثوق ہے
اور کوئی چون وچرا کی جگہ باقی نہیں ہے، مگر اُن مرزائی مولویون پر افسوس ہے کہ
باوجود ان اقوال کے پھر بھی یہ کہدیتے ہیں کہ پیشینگوئی شرطی تھی وہ اپنی عاجزی
اور خوف کی وجہ سے نہ مرا، اس لئے پیشینگوئی پوری نہ ہوئی، اے دل کے اندھو
دیکھو کہ تمہارے مرشد کس زور سے اُس کے مرنیکو خدا کا سچا وعدہ بیان کر رہے ہیں
اور یہ معلوم کر لو کہ اللہ تعالیٰ جس وعدہ کو یا وعید کو اپنے رسول کے زبان سے
کہلاتا ہے وہ ضرور پوری ہوتی ہے وہ رونے اور خوف سے اور توبہ واستغفار
سے ہرگز نہیں ٹلتی، اور یہ خیال کہ اعمال حسنہ اور توبہ واستغفار سے بلا ٹلجاتی ہے
یہ ہوتا ہے مگر اس کو وعید نہین کہتے، اس کو وعید کہنا جہالت یا فریب ہے وعید
وہ ہے جو خدا کا رسول بالہام الٰہی کسی خاص شخص کو یا کسی قوم سے کسی عذاب
کا وعدہ کرے کہ تجھپر یہ عذاب آئے گا، یعنی تو فلاں وقت مرے گا، یا تجھپر
یہ آفت آئے گی تو اُس وقت اُس کا مرنا اور اُس آفت کا آنا ضرور ہے اگر ایسا
نہ ہو تو اُس رسول کی بات پر ہرگز اعتبار نہ رہے اسی وجہ سے قرآن مجید مین بہت
جگہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی
ہرگز نہین کرتا، اس میں وعدہ اور وعید دونون شامل ہیں،،

اس سے پہلے جو آیت منقول ہوئی اُس مین خاص

قرینہ وعید کا زیادہ ہے جب یہی صاف مذکور ہے کہ ایسا گمان وخیال بھی
کوئی نہ کرے کہ اللہ تعالی اپنے رسول سے وعید کرے اور پوری نہ ہو، یعنے ایسا
نہیں ہوسکتا،

اب یہ بھی معلوم کرلینا چاہئے کہ اصل پیشین گوئی مرزا صاحب نے ۲۰ فروری
۱۸۸۶ء مین کی ہے اور یہ قول جو مین نے ضمیمہ انجام اتہم سے نقل کیا ہے یہ اس
کے دس برس کے بعد کا ہے، کیونکہ اس رسالہ کے آخر مین سلام کے بعد
۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء لکھا ہے اب حساب کرکے دیکھ لو،

غرضکہ اس مدت کے بعد بھی مرزا صاحب کو اپنے اس الہام پر ویسا ہی
وثوق ہے جیسا کہ مسیح موعود ہونے کے الہام پر تھا، اور یہی وجہ ہے کہ اسی
اپنا معیار صدق وکذب ٹہراتے ہین مگر خدا کا ہزارون شکر ہے کہ اس نے
ہزارون مسلمانون کو گمراہی سے بچایا، اور مرزا صاحب کو ان کے نہایت
پختہ اقرار سے انھین جھوٹا اور بدترین خلائق ثابت کردیا، اور گمراہون پر
حجت تمام کردی، مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے ثبوت مین اس سے زیادہ
کیا ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے متعدد اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوگئے، یہ بھی
معلوم کرلیجئے کہ مرزا صاحب سلطان القلم کہلاتے ہین، یعنی ایک ہی مطلب کو
مختلف پیرایہ سے سینکڑون جگہ دوہراتے ہین، اس پیشین گوئی کی نسبت بھی
بہت کچھ اپنی سلطان القلمی دکھائی ہے اور سمع خراشی کی ہے خصوصًا جب سے
ان کی پہلی پیشینگوئی جھوٹی ہوگئی تھی اس وقت سے اس جھوٹ کے سچا
کردکھانے مین وہ وہ باتین بنائی ہین کہ خدا کی پناہ،

زبان اردو کے وہ اقرار تو آپ ملاحظہ کرچکے اب اسی رسالہ انجام اتہم مین
اس پیشینگوئی کا اعادہ عربی اور فارسی زبان مین کرتے ہین اور اپنی قابلیت کا

اظہار فرماتے ہیں صـ۱۱ سے احمد بیگ اور اُس کے داماد کے متعلق پیشینگوئی
کا ذکر رنگ برنگ سے کرکے صـ۲۱۶ پر پہونچکر اس طرح تشریح کرتے ہیں،

نواں اقرار

مطلب	اصل عبارت
اللہ تعالی نے میرے قبیلہ کی نسبت مجھے	کہ خداتعالے مرا در بارہ قبیلہ من
خطاب کرکے فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانوں	مخاطب کردہ گفت کہ این مردم مکذب
کے منکر ہیں اور ہنسی اور مذاق میں انہیں،	آیات من ہستند و بدانہا استہزا میکنند
اڑاتے ہیں اس لئے میں انہیں ایک خاص نشانہ	پس الیشان را نشانے خواہم نمود
دیکھاؤنگا (وہ یہ کہا احمد بیگ کی لڑکی کو	وآن زن راکہ زن احمد بیگ را
تیری طرف واپس لاؤنگا، یعنی چونکہ وہ لڑکی	دختر ست باز لبسوے تو واپس
ایک اجنبی غیر کفو کے نکاح میں آجانے سے اپنے	خواہم آورد، یعنی چونکہ او از قبیلہ
قبیلہ سے باہر ہوگئی ہے اسلئے پھر تیری نکاح	بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ است
میں آجانے کی وجہ سے اپنے قبیلہ یعنی اپنے	باز بتقریب نکاح تو لبسوے قبیلہ رد
کفو میں آجائیگی، یہ خدا کا ارشاد اور اسکا	کردہ خواہد شد، در کلمات خدا و وعدہا
وعدہ ہے اور خدا کی باتوں اور اُسکے وعدوں کو	او ہیچکس تبدیل نتوان کرد و خدا ے
کوئی بدل نہیں سکتا اللہ تعالے جس بات کو چاہتا ہے اسکا	تو ہر چہ خواہد آن امر بہر حالت شدنی ست
ہونا ہر حال میں ضرور ہے (کسی کا روکنا یا ڈرنا	ممکن نیست کہ بمعرض ملتوا ماند خداے
اُسے روک نہیں سکتا) ممکن نہیں کہ خدا کی بات	تعالے بہ لفظ فسیکفیکہم اللہ این
اور اسکا وعدہ ملتوی ہو جائے (یہ الہامی تین	امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ
جملے ہیں جن سے بہ بداہت ظاہر ہے کہ منکوحہ آسمانی	را بعد میر اسیدن ما نعان لبسوے من خواہد آورد

والپس خواہد کرد و اصل مقصود میرانیدن بود، و تو میدانی کہ ملاک این امر میرانیدن است الخ

(صفحہ ۲۱۶ و ۲۱۷)

مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی،
اِس کے بعد مرزا صاحب الہام سابق کی شرح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لفظ فسیکفیکہم اللہ سے اِس طرف اشارہ کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ مانعین نکاح کے مارنے کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کو میرے نکاح میں لائیگا، اور اصل مقصود خداوندی (مانعین نکاح کا) مارنا ہے (پھر بعرض تاکید کہتے ہیں کہ) تو جانتا ہے کہ اس امر کی بنیاد (مانعین نکاح کا) مارنا ہے،

یہ دونوں جملے بھی نہایت تاکید سے بتا رہے ہیں کہ منکوحہ آسمانی کے شوہر وغیرہ مانعین نکاح کا مرزا صاحب کے سامنے مرنا نہایت ضروری ہی، کیونکہ اگر وہ نہ مرے اور وہ منکوحہ نکاح میں نہ آئے تو خدا تعالیٰ کی باتیں بدل جائیں اور اُس کا عاجز ہونا ثابت ہوجائے کیونکہ وہ اپنے مقصود کو پورا نہیں کرسکا،

اب مکرر اِس عبارت میں غور کیا جائے، اِس میں بموجب اُنکے الہام خدا تعالیٰ کے متعدد وعدے اور اُن وعدوں کی توثیق ہے یعنی کسی وجہ سے وہ وعدے بدل نہیں سکتے، ضرور پورے ہونگے، پہلا وعدہ یہ ہی کہ مرزا صاحب کے عزیزوں کو نشان یعنی معجزہ دکھائے گا، دوسرا وعدہ یہ ہی کہ احمد بیگ کی لڑکی سے تیرا نکاح ہوگا اور یہ ایک بڑا نشان ہوگا اور تیسرا وعدہ یہ ہی کہ اِس ذریعہ سے وہ لڑکی اپنے کفو میں لوٹ کر آئے گی، اِن تینوں وعدوں کو بیان کرکے اِن کی توثیق اِس طرح کرتے ہیں کہ در کلماتِ خدا و وعدہائے او ہیچکس تبدیل نتوان کرد، اِس مقام پر یہ جملہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے کہ مذکورہ تینوں وعدے وعدہ خداوندی ہیں، اور اُس کے وعدے بدل نہیں سکتے ضرور پورے ہوتے ہیں دوسرا جملہ توثیق کا یہ ہی کہ خدای تو ہرچہ خواہد ممکن نیست کہ معرض التوا بماند (پہلے الہامی عبارت سے ظاہر ہوا تھا کہ مرزا صاحب کے

اقارب کو معجزہ دکھانا مشیت الٰہی میں ہے، اور وہ معجزہ یہ ہی کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی) اس الہام سے قطعی طور سے ظاہر ہی کہ وعدہ الٰہی ضرور پورا ہوتا ہے، وہ کسی طرح ملتوی نہیں ہو سکتا اس لیئے جو وعدے الٰہی یہاں بیان ہوئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے) مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ وعدے پورے نہ ہوئے، نہ اُن کے قبیلہ نے وہ نشان دیکھا نہ وہ لڑکی اُن کے نکاح میں آئی، اور اُس وعدے کی توثیق میں جو کچھ کہا تھا وہ مرزا صاحب کی بناوٹ تھی، الہامی بات نہ تھی) اس کے بعد مرزا صاحب اپنے الہام کی تشریح اس طرح کرتے ہیں، کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح سے جو روک رہی ہیں اُن کے مرنے کے بعد وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اسکے بعد مرزا صاحب اُس کے شوہر کے مرنے پر اس قدر اعتماد و وثوق بیان کرتے ہیں کہ

اس پیشینگوئی سے خدا تعالیٰ کا مقصود اصلی اُس کے شوہر وغیرہ کا مارنا ہی مگر جب دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب کی تمام زندگی میں وہ نہ مرا تو ثابت ہوا کہ وہ ذات پاک جسے تمام دنیا قادر مطلق مانتی ہے، وہ بالکل عاجز ہو اپنے وعدہ کو اور اپنے مقصود کو پورا نہیں کر سکا، اور عاجز رہا، اس سے مرزائیوں کی حالت معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ خدائے پاک سے کیسا اعتقاد رکھتے ہیں اور باوجود ایسے الزامات کے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں سمجھتے، مگر اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب اپنے اس قول سے بھی جھوٹے ہوئے کیونکہ جو وعدے الٰہی انہوں نے بیان کئے تھے وہ پورے نہ ہوئے حالانکہ وہ خود کہتے ہیں کہ وعدہ الٰہی میں نہ تبدیل ہو سکتی ہے نہ التوا ہو سکتا ہی، اور یہاں تو وعدہ الٰہی کا کسی طرح ظہور ہی نہ ہوا،

اس کے بعد جب اُس لڑکی کا باپ احمد بیگ مر گیا اور داماد نہ مرا جس کے

ڈہائی برس کے اندر مرنے کی پیشین گوئی کی تھی تو صہ ۲۲۲ تک اس پر روغن قاز ملا ہے کہ اس مدت مین وہ کیون نہ مرا، اور بار بار اُس کے فرضی خوف کو خوب رنگ چڑہا کر پیش کیا ہے اور شرط کا لفظ بھی کئی جگہ لکھا ہے یعنی معینہ پیشینگوئی کے پورا نہ ہونے کی وجہ بیان کی ہے، اُس کے بعد صفحہ ۲۲۳ مین یہ کہتے ہین کہ مذکورہ پیشین گوئی اگرچہ مقررہ مدت مین پوری نہ ہوئی مگر یہ نہ سمجھو کہ معاملہ اسی پر ختم ہوگیا اور احمد بیگ کا داماد مرنے سے بچگیا، اور وہ وعدہ الٰہی پورا نہ ہوا، نہین نہین ضرور پورا ہوگا، چنانچہ لکھتے ہین،

دسوان اقرار

اصل عبارت	مطلب
بازشمارا این نگفته ام که این مقدمه برہمین فارغ تمام رسید ونتیجہ آخری ہمان است کہ بظہور آمد وحقیقت پیشگوئی برہمان ختم شد بلکہ اصل امر برحال خود قائم است و ہیچ کس باحیلہ خود اورا رد نتواند کرد واین تقدیر از خدای بزرگ	مین نے تمہین نہین کہا کہ یہ مقدمہ ابھی پر ختم ہوگیا اور اس پیشینگوئی کا آخری نتیجہ یہی تھا کہ خوف کی وجہ سے عذاب الٰہی ٹل گیا اور احمد بیگ کا داماد نہ مرا یہ بات نہین ہے بلکہ اصل بات یعنی اُس کا مرنا اور پیشینگوئی کا پورا ہونا ضرور ہے کوئی شخص اُسے کسی تدبیر سے نہین روک سکتا
تقدیر مبرم است وعنقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خدا است کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم رابرائے ما مبعوث فرمودہ او را بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است، د	کیونکہ میرے سامنے اُس کا مرنا خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے وہ ٹل نہین سکتی اُس کا وقت عنقریب آنے والا ہے اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور اُس کو بہترین مخلوقات

وعنقریب خواہی دید ومن این را برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم ومن نہ گفتم الا بعد زانکہ از رب خود خبر دادہ شدم وبہ تحقیق قبیلہ من بار دوم سوے فساد رجوع خواہند کرد ودر خبث وعناد ترقی خواہند نمود پس آن روز امر مقدر نازل خواہد شد و ہیچکس قضائے او را رد نہ توان کرد وعطائے او را منع نہ توان نمود (اس قول سے بھی معلوم ہوا کہ اُس کا مرنا وعدہ الٰہی ہے اور وہ ضرور پورا ہوگا) ومن می بینم کہ ایشان سوے عادتہائے پیش میل کردہ اند ودلہائے ایشان سخت شد وسوے زیادتی وتکذیب عود نمودند پس عنقریب امر خدا بر ایشان نازل خواہد شد،

(ص ۲۲۳ و ۲۲۴)

بتایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے اُس کا ظہور ضرور ہوگا اور عنقریب تو اُس کے مرنے کو دیکھیگا میں اس پیشینگوئی کو اپنے صدق وکذب کی معیار قرار دیتا ہوں یعنی اگر یہ پیشینگوئی پوری ہو جائے تو میں اپنے دعوے میں سچا ہوں، اور اگر پوری نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں اور جو کچھ میں نے اس باب میں کہا ہے وہ اپنی طرف اور اپنی اجتہاد وقیاس سے نہیں کہا بلکہ وہی کہا ہے جس کی اطلاع میرے پروردگار نے مجھے دی ہے" (یعنی جو کچھ کہا ہے وہ الہام الٰہی کہا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا) میں دیکھ رہا ہوں کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ مانعین نکاح نے اپنی پہلی عادت کی طرف میلان کیا ہے اور ان کے دل سخت ہو گئے ہیں اور پھر زیادتی اور تکذیب کرنے لگے ہیں اس لئے عنقریب حکم الٰہی ان پر نازل ہونے والا ہے" یعنی وہی موت کا حکم ہے جو اس قول میں اور مذکورہ قولوں میں بیان ہوا ہے وہ عنقریب ظہور میں آئیگا یعنی یہ سب مانعین نکاح میرے سامنے مر جائینگے دیکھئے اب اس پیشینگوئی کے ظہور میں کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

دیکھا جائے کہ اس قول میں سب اقوال سے زیادہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر زور دیا ہے اور متعدد طریقوں سے اُس پر وثوق ظاہر کیا ہے (۱) اول تو یہ کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے وہ تقدیر مبرم ہے کوئی اُسے کسی تدبیر سے ٹال نہیں سکتا (۲) دوجگہ اُس کے ظہور کو عنقریب بتاتے ہیں، (۳) سب سے زیادہ یہ کہ اُسکی صداقت پر نہایت عظمت کی قسم کھاتے ہیں (۴) انتہا یہ ہے کہ اپنے صدق و کذب کی اُسی معیار بتاتے ہیں، یعنی اگر یہ پیشینگوئی پوری ہوئی تو میرا دعویٰ سچا اور اگر میں مر گیا اور یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں جھوٹا یعنی میں نے جو امام ہونے، مجدد ہونے، نبی ہونے، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے، یہ مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا اقرار ہے جس کی تشریح بیان کیگئی، آخر میں یہ بھی دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بالہام الٰہی کہا ہے اپنی طرف سے یا اپنے اجتہاد سے نہیں کہا، آخر میں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ احمد بیگ کے داماد کو جو خوف دہشت ہو گئی تھی اب وہ نہیں رہی، بلکہ پھر سرکشی اور مخالفت پر وہ آمادہ ہو گیا، اب عنقریب اُس کی موت کا حکم الٰہی نازل ہونے والا ہے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا، الحمد للہ یہاں بھی مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے، اللہ تعالیٰ نے احمد بیگ کے داماد کے سامنے انھیں موت دی اور اُن زوردار جملوں کو اور اُن کے قسم کو جھوٹا ثابت کر کے اُن کے دعوے کو اُن کے اقرار سے جھوٹا کر کے دکھا دیا،

اب لاہوری مرزائی اور قادیانی فدائی اپنے مرشد کے قول کو کیوں نہیں مانتے ایسے پختہ اقراروں کے بعد اُن کے جھوٹے ہونے میں آپ کو کیا عذر ہے، بیان کیجئے، مگر یہ یقینی بات ہے کہ آپ کوئی سچا عذر پیش نہیں کر سکتے اب اس پر خوب غور کیجئے؟

یہانتک دس اقرار مرزا صاحب کے نقل کیے گئے، پہلے پانچ اقراروں سے
اُن کے دعوےٰ مسیحیت کا خاتمہ ہو گیا، اور یقیناً ثابت ہوا کہ جو علامتیں مسیح موعود
کی خود مرزا صاحب نے بیان کی تھیں، وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، اسلیئے وہ قطعاً
جھوٹے ثابت ہوئے، چھٹے اقرار سے اُن کے مہدی ہونیکا دعویٰ بھی غلط ثابت
ہوا، اور اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے، پچھلے چار اقراروں میں جس شرط کے
پائے جانے پر وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیتے ہیں وہ شرط یقیناً پائی گئی اب
مرزائی مولویوں سے دریافت کریجیے کہ نہایت مشہور جملہ اذا وجد الشرط
وجد المشروط صحیح ہے یا نہیں، یعنی جس وقت شرط پائی جائیگی تو مشروط
ضرور پایا جائے گا، اس لئے جب مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے ہونے کیلئے یہ
شرط بیان کی تھی کہ یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو یعنی احمد بیگ کا داماد میری سامنے
نہ مرے، بلکہ میری موت آجائے، اس کا ظہور ہو گیا کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے
آٹھ برس ہو گئے اور وہ ابتک زندہ ہے اسلیئے مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے
ثابت ہوئے، اس جملہ کے سچے ہونے میں کسی صاحب فہم کو تامل نہیں ہو سکتا

منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر کیوں تنبیہ کی

آخر کے چار قولوں کو مع اُس کی شرح کے دیکھنے سے اصحاب فہم یہ بھی معلوم
کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر جس قدر زور لگایا
ہے اور اپنی صداقت میں بار بار اُسے پیش کیا ہے اس قدر کسی پیشینگوئی کو پیش
نہیں کیا، اس کی ابتدائی حالت تو فیصلہ آسمانی حصہ اول میں ملاحظہ کیجیے
کہ ۱۸۸۸ء میں اس کی نسبت متعدد اشتہار دیئے ہیں، اور شہادۃ القرآن میں
اسی پیشینگوئی کو خاص مسلمانوں کے لئے **نہایت ہی عظیم الشان
نشان** قرار دیا ہے، اور اس کے چھ جز بیان کیے ہیں جن میں ایک جز
احمد بیگ کے داماد کا مرنا بھی ہے، اس لئے سمجھدار مسلمانوں کو اس خاص

پیشینگوئی کی طرف توجہ کرنا ضرور تھا اسی وجہ سے توجہ کی گئی اور اُس کا جھوٹا ہونا مختلف طور سے آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا گیا اور تمام دنیا کے مرزائی احمدیوں کو عاجز و لاجواب پایا، مذکورہ چار قولوں کو ملاحظہ کیجئے کہ کس کس طرح مرزا صاحب اس پیشینگوئی کے وقوع پر اپنا یقین ظاہر کرتے ہیں اور اس یقین اور اطمینان کا اظہار صرف ایک دو مرتبہ نہیں کیا بلکہ اکیس ۲۱ یا بائیس ۲۲ برس تک یعنی اپنی مدت تک خدا جانے کتنی مرتبہ کیا ہے اُن کے پانچ قول اس رسالہ میں نقل کئے گئے ہیں جنھیں کو ملاحظہ کیجئے کہ کس زور سے اپنا یقین اُس پیشینگوئی کی صداقت پر ظاہر کر رہے ہیں اس لئے ضرور تھا کہ ہم اسی پیشین گوئی کو کامل طور سے جانچیں اور کسی طرف توجہ نہ کریں، کیونکہ کوئی پیشینگوئی اس کے مثل نہیں ہے جس پر مرزا صاحب نے اس قدر زور لگایا ہو، اور ایسا عظیم الشان نشان اُسے ٹھہرایا ہو، اور جب اُن کی ایسی مستحکم پیشینگوئی جھوٹی ہو گئی، اور اُس کا کذب اس طرح عیان ہو گیا کہ خاص و عام سب سمجھنے والے سمجھ گئے اور خوبی یہ ہوئی کہ کسی امر کی تلاش اور تحقیق کی بھی حاجت نہ ہوئی اس لئے ہمیں دوسری پیشینگوئی یا دوسرے نشان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی الشان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے تو ایک ادنیٰ جھوٹ بھی کافی ہوتا ہے، پھر دوسرے جھوٹ کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہاں تو نہایت عظیم الشان جھوٹ ثابت کر دیا، پھر اب دوسری طرف توجہ کرنا فضول ہے اس سے صرف جھوٹے ہی ثابت نہیں ہوئے بلکہ بدنیت اور خدا پر الزام لگانے والے بھی ثابت ہوئے

اب جماعت احمدیہ سے التماس ہے کہ آپ کا منکوحہ آسمانی کے ذکر سے خفا ہونا اور اُسے فضول بتانا کس قدر بیجا اور ناسمجھی ہے اور یقینی آپ کے تنخواہ یاب مولویوں کا فریب ہے، تاکہ فریب خوردہ حضرات اس علانیہ امر حق پر متنبہ ہو کر ہمارے دام تزویر سے علیحدہ نہ ہو جائیں، یہاں تو اللہ کے لئے

آپ کی خیر خواہی کی جاتی ہے، اور کمال درد سری اُٹھا کر آپ کو متنبہ کیا جاتا ہے
اسی لئے اس رسالہ مین کئی طریقون سے آپ کو سمجھایا گیا ہے اور مختلف اقوال
آپ کے سامنے پیش کئے ابن برائے خدا غور سے ملاحظہ کیجئے، اور مرزائی
دام سے علیحدہ ہوجئے،

اب یہ بھی معلوم کر لینا چاہئے کہ مرزا صاحب جس طرح اپنے پختہ اقرارون سے
جھوٹے ثابت ہوئے اسی طرح توریت مقدس اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ
سے بھی انکا جھوٹا ہونا ثابت ہوا، کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیتون سے
ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ و اس کی وعید دونون ضرور پوری ہوتی ہین
ہرگز نہین ٹلتین، مثلاً سورہ ابراہیم کے رکوع سات مین ہے لَا تَحْسَبَنَّ
اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ہ اللہ تعالیٰ
اپنے تمام بندون سے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ ایسا گمان ہرگز نہ کرنا کہ اللہ
تعالیٰ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرتا ہے، اللہ تعالےٰ زبردست غالب
ہے انتقام لینے والا،

اس آیت مین اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کے گمان و خیال کو سختی سے منع فرماتا ہے،
جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ نہین ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے
کوئی وعدہ یا وعید کرے اور پھر اُسے پورا نہ کرے، بلکہ ضرور پورا کرتا ہے، اور
اُس کی قدوسیت اور متانت کا یہی مقتضا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اس کے کسی وعدہ
و وعید پر اعتبار نہ رہے، اس آیت کے پہلے مضمون سے اور اس کے آخری جملہ
سے صاف ظاہر ہے کہ یہان وعید مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ اگر اپنے رسول پر
وحی کرے کہ فلان شخص یا فلان قوم پر میرا عذاب آئے گا تو یہ نہین ہو سکتا کہ
وہ عذاب نہ آئے بلکہ ضرور آئے گا، اُسے ایمان لانے کی توفیق ہوہی نہین سکتی

کیونکہ اُس عالم الغیب کی جتنی باتیں ظہور میں آتی ہیں اُن کی بنا دور اندیشی، اور مصلحت پر ہوتی ہے، جب وہ اپنے علم غیب سے جس بندہ کو وعید کا مستحق سمجھ لیتا ہے اُسی وقت وہ اپنے رسول کی ذریعہ سے اُس پر وعید کا اظہار کرتا ہے اور اُس کے پورا ہونے کو اُس کا نشان و معجزہ قرار دیتا ہے اب اگر اُس بندہ کی حالت بدل جائے تو اُس علام الغیوب پر ناواقفی کا الزام آتا ہے اسمیں شبہہ نہیں کہ وہ کریم ہے مگر اس کے ساتھ وہ حلیم اور متین اور غیور بھی ہے اس لئے ایسی جگہ اُس کا کرم نہیں ہو سکتا جہاں کرم کا ظہور ان صفتوں کے خلاف ہو، کرم کیلئے بے شمار گنہگار ہیں اُن پر وہ کرم کرتا ہے اور کریگا، ایسی جگہ کرم نہیں ہو سکتا جہاں اُس کی متانت اور غیوری کے علاوہ اُسکا رسول جھوٹا ہو جائے اُس کی تمام وعیدیں غیر معتبر ہو جائیں اور یہ کہنا کہ رو نے دھونے اور صدقہ دینے سے بلا ٹل جاتی ہے اور وعید کو اس پر قیاس کرنا سخت جہالت یا فریب ہے، انسان پر ہر طرح کی تکلیفیں اور بلائیں آتی ہیں مگر وہ وعیدیں نہیں ہیں جنھیں اُس کے رسول نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہو، ان بلاؤں کا دور کرنا اُس کی کرم کا مقتضا ہو سکتا ہے، اور ہوتا رہا ہے، وعید وہ ہے جو رسول خدا کے ذریعہ سے کسی تکلیف کا وعدہ کیا جائے، وہ ہرگز نہیں ٹلتی اس دعوے کے ثبوت میں یہاں صرف ایک آیت بغرض اختصار نقل کی گئی ہے، ورنہ اس وقت قرآن شریف کے ۲۶ نصوص قطعیہ میرے روبرو موجود ہیں جنمیں صاف طور سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور وعید ہرگز نہیں ٹلتا، مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ وعید ٹل جاتی ہے، اور وعدے کے اندر کبھی مخفی شرط ہوتی ہے، محض غلط اور خدا تعالیٰ پر افترا ہے اس کا کہیں ثبوت نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اگر ایسا ہو تو خدا تعالیٰ پر سخت

الزام آئے اور اس ذات مقدس کا فریب ثابت ہو (نعوذ باللہ) البتہ اگر کسی رسول پر یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ایمان نہ لائے گا تو اس پر عذاب آئے گا، اس صورت میں اگر وہ شخص یا وہ جماعت ایمان لے آئے گی تو اس پر عذاب نازل نہ ہوگا، چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم علانیہ ایمان لانے کی وجہ سے بچ گئی، اس کا ثبوت فیصلہ آسمانی حصہ اول کے ص ۹۵ وغیرہ میں دیکھنا چاہیئے، اور کامل تفصیل اس کی تذکرۂ یونس میں کی گئی ہے، اور یہ کہنا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کی پیشین گوئی کی تھی اور پوری نہیں ہوئی محض غلط ہے، مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی پیشینگوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک خدا کے رسول پر افترا کیا ہے، اور جا بجا وعید کے ٹلنے کو سنت اللہ کہا ہے مگر یہ دعوے غلط اور خدا پر افترا ہے، توریت مقدس میں جھوٹے مدعی کی یہ پہچان لکھی ہے کہ اس کی پیشین گوئی پوری نہ ہو، حصہ دوم فیصلہ آسمانی میں اس کی عبارت نقل کی گئی ہے ناظرین اُسے ملاحظہ کریں،

الغرض مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا اُن کے متعدد پختہ اقراروں سے اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اس کے بعد حضرت مسیح کی حیات و ممات کی بحث کو پیش کرنا مرزا صاحب کے علانیہ کذب پر پردہ ڈالنا ہے، اب لاہوری پارٹی یا قادیانی گروہ کا حضرت مسیح کی حیات و ممات پر لکچر دینا اور مناظرہ کے لئے اس بحث کو ضروری بتانا درپردہ اس کا ثبوت دینا ہے کہ ہم مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنے سے عاجز ہیں مگر عوام کے فریب دینے کے لئے اس بحث کو پیش کرتے ہیں اور اس فریب کا نام باقاعدہ گفتگو رکھا ہے، یہ دوسرا فریب ہے، ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کا مفتری اور کاذب ہونا قرآن شریف سے اور توریت مقدس سے اور خود مرزا صاحب کے اقراروں

مسیح کی حیات و ممات کی بحث کو پیش کرنا مرزا صاحب کے کذب پر پردہ ڈالنا ہے،

ثابت کردیا، اور کوئی مرزائی اُس کا جواب دیسکا اور ہم یقینی طور سے
کہتے ہیں کہ یہاں سے لیکر قادیان تک کوئی مرزائی جواب نہیں دے سکتا
اور مرزا صاحب کو ایک مسلمان صالح بھی ثابت نہیں کر سکتا، اب اگر
حضرت مسیح موعود نہوں اور اُن کا عہدہ خالی ہو اور اُن کے عہدہ پر
کوئی دوسرا امتی آئے تو ضرور ہی کہ وہ کم سے کم مرد صالح اور صادق القول
مسلمان ہوگا، مرزا صاحب کی طرح مفتری وکذاب ہرگز نہیں ہوسکتا
اس لئے طالب حق کے لئے ضرور ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو سچا صادق
القول ثابت کرے، اور جو جو الزام اُنھیں دیئے گئے ہیں اور اُنھیں جھوٹا
ثابت کیا ہے اُن کا جواب دے، اُس کے بعد دوسری گفتگو کرے، سرکاری
عہدہ خالی ہونے پر اُسی کو جگہ ملتی ہے جو سرکاری پاس حاصل کئے ہو
اور بغیر پاس کئے ہوئے اُسے وہ عہدہ نہیں ملسکتا، مرزا صاحب نے
تو اسلامی سرکار میں صداقت کا بھی پاس نہیں کیا جو ہر
سچے مسلمان کے لئے ضرور ہی پھر وہ دربار اسلام میں ایسے معزز
عہدہ پر کیونکر ممتاز ہوسکتے ہیں، بلکہ ایسا شخص تو بجرم افترا اور فریب
خلائق سزا کے لائق ہے،

اس بحث کے غیر ضروری ہونیکی دوسری وجہ یہ

کہ جن حدیثوں سے مسیح موعود کا آنا ثابت کیا جاتا ہی اُنمیں مسیح موعود کے کام
اور اُنکے زمانیکی حالت بھی نہایت صاف طور سے بیان ہوئی ہی آپ کے مسیح قادیان آئے
اور دنیا میں چھبیس ۲۶ تیس ۳۰ برس رہکر دنیا بھر میں غل مچایا اور قلم اور کاغذ کے گھوڑے
دوڑائے اور بہت دفتر سیاہ کئے مگر مسیح موعود کی جو علامتیں حدیثوں میں مذکور ہیں اُنکا

مسیح قادیان مسیح موعود ہرگز نہ تھے

نشان بھی نہیں پایا گیا، ذرا زمانہ کی حالت دیکھو اور سر بگریبان ہو، میں اُن حدیثوں کے معنی میں کچھ گفتگو نہیں کرتا، بلکہ جو مطلب مرزا صاحب نے بیان کیا ہی اُسی پر قناعت کرتا ہوں، وہ مطلب پہلے تین قولوں میں بیان ہوا ہی جو علامتیں مرزا صاحب نے مسیح موعود کی بیان کی ہیں اُنہیں سے تو ایک بھی نہیں پائی گئی، نہ اسلام کا شیوع ہوا، نہ ادیان باطلہ ہلاک ہوئے، نہ راستبازی میں ترقی ہوئی، بلکہ بالکل برعکس معاملہ مرزا صاحب کے وجود سے ہوا، خود مرزا صاحب ہی کے مریدوں کی حالت دیکھ لو، اور تجربہ کر لو، اُنھیں تو جھوٹ بولنے پر اس لئے دلیری ہے کہ وہ کہدیتے ہیں کہ انبیا بھی جھوٹ بولتے ہیں مرزا صاحب نے بھی بولے، جس چودھویں صدی کے نبی کی یہ تعلیم ہو تو اُس کے وقت میں اُس کے مریدوں میں راستبازی کی ترقی کسطرح ہو سکتی ہے، **بھائیو کچھ تو غور کرو** کہ جب مرزا صاحب کے اقوال نے فیصلہ کر دیا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی حدیثوں میں آئی ہیں اور متفق علیہ ہیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے، پھر اب مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات پر بحث کرنیکی کیا ضرورت ہے اس کے بیان سے آپ کا ناطقہ کیوں بند ہی صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴ آپنے دیکھا ہوگا، یہ تو سمجھتے کہ اگر حضرت مسیحؑ کی موت کو مان لیا جائے اور یہ بھی مان لیا جاے کہ کوئی دوسرا مسیح آئیگا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مرزا ہوں کیونکہ مسیح موعود کی جو علامتیں تھیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، یہ دوسری وجہ ہی مرزا صاحب کے جھوٹے ہونیکی، فہمیدہ حضرات نے معلوم کیا ہوگا کہ جس قدر لکھا گیا مرزا صاحب کی حالت کے اظہار میں وہ طالب حق کو نہایت کافی ہی مگر جسطرح نہایت مہتم بالشان امر کیلئے زیادہ شواہد پیش کیے جاتے ہیں اسیطرح میں چند اقوال اور

بھی پیش کرتا ہوں جن سے روشن ہوتا ہے کہ وہ اپنے اقراروں سے جھوٹے مفتری، اشر الناس ثابت ہوتے ہیں، ملاحظہ ہو،

گیارھوان اقرار

قصیدہ اعجازیہ مطبوعہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۲ء کے صہ میں پہلے تو مسیح موعود اور رسول خدا ہونیکا دعوے کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں، وما انا الا ھو ھل عندہ فتنۃ "اور میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہون" دوسرے شعر مین کہتے ہیں، تخیرنی الرحمٰن من خلقہ، خدا نے مجھے اپنی مخلوقات سے چن لیا ہے، اب خیال کیا جائے کہ اس دعوے رسالت اور فضیلت اور مقبولیت کے بعد اپنے مخالفون کے لیے پیشین گوئی کرتے ہیں، وانی اشر الناس ان لم یکن لھم جزاء اھانتہم صغارا بصغرا مین بدتر انسانون کا ہونگا اگر اہانت کرنے والے اپنی اہانت نہین دیکھ لین گے، یعنی اپنی اہانت کی جزا وسزا نہ دیکھ لین گے، کیونکہ جو حضرات اپنا فرض منصبی سمجھکر اہانت وتحقیر کر رہے تھے وہ اپنے کام کو دیکھ رہے تھے، پھر اہانت کے دیکھنے کے کیا معنی ہو سکتے ہین بجز اس کے کہ اپنی اہانت کرنے کا بدلہ اور اس کی سزا نہ دیکھ لین، اب جماعت مرزائی احمدی بتائے کہ علاوہ عام مخالفون کے خاص ان کے برا کہنے والے ان کی سخت اہانت کرنے والے مثلاً جناب **فاتح قادیان** جو ان کی زندگانی میں ان کا ناک مین دم کرتے رہے جن سے عاجز ہو کر آخری فیصلہ انھون نے شائع کیا تھا جس کی نقل عنقریب آئیگی اس کے بعد انھین عالم برزخ مین بھیجکر ان کی جماعت کا ناک مین دم کر رہے ہین اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم خان اپنی پیشین گوئی سے انھین ذلت کی موت مارکر انکے

لہ آئینہ کمالات مرزا دیکھنا چاہیے ۱۲

کمال اہانت اور ردمیں رسالے شائع کر رہے ہیں، اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں مرزا صاحب کی بری گت بنائی ہے اور علمائے حرمین شریفین سے بلکہ اکثر علماے دنیا سے انکے کفر پر فتوے لکھوا کر مسلمانوں پر اُن کی حالت ظاہر کی ہے اسی طرح مولوی عبدالحق صاحب غزنوی ہیں جنہوں نے اُنسے مباہلہ کیا تھا، جس کا اثر مرزا صاحب کی موت نے دیکھا دیا۔

یہ چاروں حضرات نہایت خیر وخوبی سے زندہ ہیں اور مرزا صاحب کی اہانت کا نہایت عمدہ بدلہ دنیا کو دیکھا رہے ہیں اور تمام دیکھنے والے راستی اور سچائی کی عینک سے دیکھ رہے ہیں، کہ مرزا صاحب اپنے متعدد اقراروں سے جھوٹے اور ہر بدسے بدتر تو ہو چکے تھے اس قول سے اُن کی یہ خاص صفت معلوم ہوئی کہ وہ اشر الناس بھی ہیں یعنی تمام دنیا کے شریروں اور بدذات لوگوں سے زیادہ شریر ہیں، یہ باتیں کوئی دوسرا شخص نہیں کہتا، بلکہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں، اب جماعت احمدیہ اپنے مرشد کو اس قول میں کیوں کاذب مانتی ہے، اور جیسا وہ اپنے آپ کو بتا رہے ہیں ویسا کیوں نہیں مانتی اور اشر الناس کا مصداق مرزا صاحب کو کیوں نہیں جانتے، خدا کے لئے اس کا جواب دے یا اپنی غلطی کا اقرار کرے، مگر یہ تو حق طلب اور سچوں کا کام ہے انہیں تو کاذب کی پیروی نے جھوٹ کو خوش آئیند اور پسندیدہ کر دیا ہے، وہ جھوٹ اور جھوٹے سے کیونکر علیحدہ ہو سکتے ہیں، مگر وہی جس کے لئے دائمی راحت قادر کریم نے مقدر کر رکھی ہے الحمدللہ بہتوں کو نصیب ہوئی ہے اور ہونے والی ہے،

نہایت مشہور ہے اور بہت مرتبہ چھپکر شائع ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب

مولنا فاتح قادیان سے نہایت عاجز ہو کر آخری فیصلہ شائع کیا تھا اُس میں چار اقرار مرزا صاحب کے ہیں جن سے وہ نہایت صفائی سے کاذب و مفتری ثابت ہوتے ہیں اُس اشتہار کا عنوان یہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

(اس کے نیچے مرزا صاحب لکھتے ہیں) آپ اپنے پرچہ میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا (ان الفاظ سے مرزا صاحب کا نہایت دلی صدمہ ظاہر ہے) مگر نتیجہ دیکھئے

بارھواں ۱۲ اقرار (۱) اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا (دیکھا جائے کہ کس صفائی سے آپنے کذاب اور مفتری ہونیکا اقرار ہے اور جس شرط پر یہ اقرار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسی پورا کر کے اُنکا کذاب و مفتری ہونا دنیا کو دکھادیا یعنی مولوی صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب ہلاک ہوئے اور اپنے اقرار سے کذاب و مفتری ثابت ہوئے

تیرھواں ۱۳ اقرار (۲) پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں (یہاں بھی مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ اگر مولوی صاحب اُن کی زندگی میں ہیضہ وغیرہ میں نہ مرے تو میں خدا کی طرف سے نہیں اور دنیا نے دیکھ لیا کہ بفضلہ تعالیٰ مولوی صاحب تو کسی بیماری میں ہلاک نہیں ہوئے مرزا صاحب ہی ہیضہ میں مبتلا ہو کر اُنکے سامنے

حسرت نے ذلت کی موت سے ہلاک ہوئے اور اپنے لئے اقرار کر گئے کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں

چودھواں اقرار ۱۴:- جس میں مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر عاجزی سے اس طرح دعا کرتے ہیں،

(۳) اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں تو اے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر آمین۔" اس قول میں مرزا صاحب نے نہایت عاجزی سے شرطیہ دعا کی تھی کہ اگر تیری نظر میں میں مفسد اور کذاب ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر، اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی کی دعا کو قبول فرما کر خلق پر مرزا صاحب کی حالت کو ظاہر کر دیا، اور وہ اپنے قول سے مفتری، مفسد، کذاب ثابت ہوئے یہ خدائی فیصلہ ہے جسے عقل کے ساتھ ایمان ہے وہ اس فیصلہ کو ضرور مانیگا،

پندرہواں اقرار ۱۵:- اسی فیصلہ کے آخر میں مرزا صاحب نہایت ہی عاجز ہو کر رحمت الٰہی کا دامن پکڑ کر اس طرح دعا کرتے ہیں،

(۴) اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اب میں تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ صاحب میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اے مالک تو ایسا ہی کر آمین۔"

یہ فیصلہ اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ میں ۱۷- اپریل ۱۹۰۷ء میں چھپا، اس دعا میں پہلی دعا سے بھی زیادہ عجز و نیاز اور رحمت کی خواستگاری ہے

اور صادق اور کاذب میں خود ہی امتیاز متعین کرکے اس کی قبولیت کے ملتجی ہیں "

یہ فیصلہ اور یہ دعا میں مولوی صاحب یا کسی مخالف کی خواہش پر نہیں ہیں، بلکہ اپنے مخالف سے عاجز آکر اور اپنی مقبولیت کے جوش میں اس فیصلہ کا اشتہار دیا ہے جس طرح منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا بڑے زور وشور سے مکرر اعلان دیا تھا مگر اس عادل منصف نے مرزا صاحب کی زبان سے سچا فیصلہ فرما کر دنیا پر ظاہر کر دیا کہ مولوی صاحب صادق ہیں اور مرزا صاحب مفسد و کذاب، یہاں دامن رحمت پکڑنے کا نتیجہ اس رحیم نے یہ دکھلا دیا کہ تمام خلق پر رحمت کی کہ ایک مفسد و کذاب کے فریب میں نہ آئیں، اور یہ وہ کذاب ہے جس کے کذب کا فیصلہ اسی کی زبان سے ہو گیا ہے، اب تعجب اور نہایت تعجب اس پر ہے کہ اس علانیہ خدائی فیصلہ سے یہ کہہ کر منہ پھیرا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے مباہلہ چاہا تھا، مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا، اس لئے کچھ نہیں ہوا، مگر یہ سخت زبردستی اور ابلہ فریبی ہے، کیونکہ اول تو یہ امر محقق ہے کہ مباہلہ وہ فیصلہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص تھا، امت کے لئے عام نہیں ہے، دوسرے یہ کہ مباہلہ کا طریقہ وہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے، نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ الخ یہ طریقہ نہیں ہے کہ گھر بیٹھے فیصلہ مشتہر کیا جائے، ایک مرتبہ مرزا صاحب نے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے مباہلہ کیا تھا، جس کا ظاہری نتیجہ اس وقت تو یہ ہوا کہ ہر ایک اپنے کو کامیاب کہنے لگا، طرفین کے اعلان موجود ہیں، مگر انجام میں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب اور انکے خلیفہ

مولوی صاحب کے سامنے مرکر داخل عالم برزخ ہوئے، اور مولوی صاحب ابتک زندہ بخیر وخوبی موجود ہیں، اسی طرح یہاں بھی ہوا، اب اسے مباہلہ کہو یا نہ کہو، اور اس دعا کو الہامی کہو یا نہ کہو، ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ مرزا صاحب اپنے پختہ اقراروں سے مفسد، کذاب، مفتری ثابت ہوئے اور اُن کے مقبولیت کے تمام الہامات اور قبولیت دعا کا دعویٰ محض غلط اور افترا ثابت ہوا، کیا کوئی مرزائی دنیا میں کسی مقبول خدا اور مجدد یا نبی کی ایسی حالت دکھا سکتا ہے کہ اُنھوں نے اس طرح کے اقرار کئے ہوں، اور وہ اپنے اقراروں سے جھوٹے ہوئے ہوں، اور اُنھوں نے اپنے مخالف سے عاجز آکر خدا تعالیٰ سے اس طرح دعا کی ہو جس طرح مرزا صاحب نے کی، اور وہ اسکے حسب خواہ قبول نہوئی ہو؟ کیا جماعت احمدی کی یہ مجال ہے کہ کسی بزرگ کے ایسے اقوال دکھا سکے؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں، جب نہیں دکھا سکتی تو مرزا صاحب کے جھوٹا ماننے میں اُسے کیا عذر ہے بیان کرے جھوٹی اور مہمل باتیں نہ بنائے،

صحیفۂ انواریہ صـ۲۳ سے ۳۱ تک اس کی تفصیل دیکھو، اُس میں تین مقبولان خدا کے اقوال و دعا دکھائی گئی ہیں، جس سے ظاہر ہورہا ہے کہ خدا اپنے مقبول بندوں کو کس طرح سچا کرتا ہے، اور اُن کی دعا کو قبول فرماتا ہے حضرت نوحؑ نے نہایت سادہ طور سے دعا کی کہ اے پروردگار تو کسی کافر کو زمین پر آباد نہ چھوڑ، دیکھئے کیسی عظیم الشان تمام دنیا کی انسانی آبادی کے نیست ونابود ہونیکی دعا کی وہ قبول ہوئی، اور سارے کافر نیست ونابود ہوگئے مرزا صاحب نے صرف ایک مخالف کی موت کی دعا کی اور وہ قبول نہوئی اور وہ صرف دعا ہی نہ تھی بلکہ اُن کے صدق وکذب کی معیار اُس میں تھی اُس

۵۷ اگرچہ جناب فاتح قادیان کے مناظرہ میں اس کا الہامی ہونا اس خوبی سے ثابت کیا ہے کہ بیان مقام کی مرزائی کوئی سوبرس تک بھی دینا چاہے رسالہ ابطال شدہ ہی تفصیل میں شائع ہوچکا ہے ۱۲

خوب غور سے دیکھئے مقبولان خدا کی دعا ایسی ہوتی ہے

معیار سے مرزا صاحب کاذب قرار پائے، حضرت عمرؓ نے دریا کی جاری ہونے کے لئے دعا کی وہ دریا جاری ہو گیا، مقبولانِ خدا کی ایسی ہی دعا ہوتی ہے اِن باتوں کو دیکھکر بھی مرزائیوں کو شرم نہیں آتی، دیکھا جائے کہ مرزا صاحب کا مقولہ ہے اور معمولی مقولہ نہیں ہے بلکہ ایک مخالف سے عاجز و تنگ آکر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر نہایت عاجزی سے اپنی موت کی دعا کرتے ہیں (مخالف سے تنگ آنے کی انتہا ہو گئی ہے) اور عاجزی کی دعا اُن کی ہے جن کا دعویٰ ہے کہ میں سچا ہوں، اور سچا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے جھوٹا کامیاب نہیں ہوتا، یہی حضرت اپنی نسبت یہ الہام الٰہی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری نسبت فرماتا ہے کہ میں تیری کل دعائیں قبول کرونگا اور یہ بھی اُن کا الہام ہے کہ انت بمنزلۃ ولدی یعنی تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے اور یہ بھی الہام ہے کہ انت منی وانا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اس الہام سے تو مرزا صاحب خدا کے بیٹے اور باپ دونوں ہو سکتے ہیں یہاں سے تو انہیں قدرت کاملہ کا بھی دعویٰ معلوم ہوتا ہے جس طرح کُن فیکُون کے الہام سے ظاہر ہے، باوجود اِن عظیم الشان دعووں کے اور ایسی عاجزی کی دعا کے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دشمن ہی کو خوش کیا اور مرزا صاحب مولوی صاحب کی زندگی میں ہلاک ہو کر اپنے اقرار سے مفسد اور کذاب ثابت ہوئے اور مولوی صاحب سچے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں سے ایسا معاملہ ہرگز نہیں کرتا،

یہانتک پندرہ اقرار مرزا صاحب کے ہوئے، اب سولھویں اقرار کی تمہید ملاحظہ ہو، یہ دعائیں ۱۹۰۷ء میں تو خاص فاتح قادیان کی مقابلہ میں کی تھیں جنھوں نے مرزا صاحب کا خاتمہ ہی کر دیا اس سے پہلے جولائی ۱۹۰۶ء

ہیں پیر مہر علیشاہ صاحب سے مناظرہ کا اعلان دیا تھا (کیونکہ شہرت اور
ترقی کا موجب تھا) اور اُس میں لکھا تھا کہ میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا
اس صورت میں متصور ہوگا کہ جبکہ پیر مہر علیشاہ صاحب بجز ایک ذلیل قابل
شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی نہ لکھ سکیں، اور ایسی تحریر
کریں جسپر اہل علم تھوکیں اور نفریں کریں کیونکہ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ
ایسا ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا (کیسے جھوٹے
دعوے پر زور ہے) اور اگر پیر مہر علیشاہ صاحب بھی اپنے تئیں مومن اور
مستجاب الدعوات جانتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں، (اس سے ظاہر ہوا
کہ مرزا صاحب کو اپنے مستجاب الدعوات ہونیکا یقین تھا) اور یاد رہے
کہ خدا تعالیٰ اُن کی دعا ہرگز قبول نہیں کرے گا، کیونکہ خدا کے ماموروں مرسل
کے دشمن ہیں اس لئے آسمان پر اُن کی عزت نہیں"

یہاں بھی مرزا صاحب اپنی دعا کی قبولیت اور مخالف کی عدم قبولیت پر
پورا اطمینان ظاہر کرتے ہیں، اس سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کی دعا کیلئے
الہامی ہونا ضرور نہیں ہے، اُن کی کل دعائیں مقبول ہیں، مگر دو دعاؤں کی
مقبولیت تو بیان ہوئی جن سے اُن کا خاتمہ ہی ہوگیا، اس تیسری دعا کا حشر
یہ ہوا کہ اُس کے اثر سے مرزا صاحب تمام پنجاب میں بہت ذلیل ہوئے کیونکہ
پیر صاحب مناظرہ کے لئے آمادہ ہوگئے اور ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مع جماعت
کثیر کے لاہور آئے ادہر مرزا صاحب باوجود نہایت حمتی وعدے کے گھر سے
باہر نہ نکلے اور پیر صاحب کی نسبت جو کچھ اُنہوں نے اپنا الہام یا خیال ظاہر کیا تھا
وہ محض غلط نکلا اس کے سوا مرزا صاحب کی اس اشتہار بازی میں خدا کی
طرف سے یہ سزا ہوئی کہ اُنہوں نے اپنی صداقت کے زعم میں مناظرہ کی اشتہار

یہ بھی لکھا تھا،

سولہواں اقرار - اگر میں پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لا ہو نہ جاؤں تو **میں (یعنی مرزا) مردود جھوٹا، اور ملعون ہوں** "اس قول میں مرزا صاحب نے اپنی تین صفتیں بیان کی ہیں، خدا کا شکر ہے کہ اسی نے مرزا صاحب کو مناظرہ میں جانیکی ہمت نہ دی، اور اُن کے اقرار سے اُنہیں مردود، جھوٹا اور ملعون، دنیا پر ثابت کردیا (رسالہ حق نما صفحہ ۲۵ سے آخر تک دیکھو)

یہ اُنکا سولہواں اقرار ہے جس سے وہ جھوٹے اور ملعون ثابت ہوتے ہیں، مسلمانوں کو اظہار مسرت کرنا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کاذب کے کذب کا اظہار اُس کی زبان سے، قلم سے کس کس طریقے سے کرایا ہے، تاکہ مخالفین حق کو اُس سے پرہیز کرنے میں کسی طرح کا تامل نہ رہے مگر ماننے والوں پر حیرت ہے کہ مرزا صاحب کی ایسی علانیہ باتوں پر نظر نہیں کرتے اور یہ خیال نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے کو اُس کے اقرار سے اسطرح جھوٹا اور ملعون ٹھہراتا ہے اور دنیا میں کسی سچے اور پیارے بندے سے ایسا واقعہ ہوا ہے؟ اور کوئی مجدد یا نبی اپنے ایسے پختہ اقرار سے جھوٹا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، کوئی نظیر اِس کی پیش نہیں ہوسکتی،

سترہواں اقرار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے اشتہار دیا تھا[1] کہ اے میرے مولا، قادر خدا، اب مجھے راہ بتلا **اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک میرے لئے اور نشان دکھلا** اور اپنے بندے کیلئے **گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہو دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اُٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں**

[1] یہ اشتہار بڑے دو ورقہ پر چھپا ہے جس کا اصل مطلب یہ ہی ہے جو یہاں نقل کیا گیا ۱۲

اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر، کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو، اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں، میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود و ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔" (ص ۳)

اس قول میں بھی مرزا صاحب نہایت عاجزانہ دعا کرتے ہیں، اس کے سوا اور بھی کئی باتیں کہتے ہیں، اپنے آپ کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں اور اعجاز احمدی کے ص ۳۳ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ الہامی پیشینگوئی ہے، اس دعا کی قبولیت پر اپنی صداقت کو منحصر بتاتے ہیں، دعا یہ ہے کہ تین برس کے اندر ایسا نشان ظاہر ہو جو انسانی طاقت سے باہر ہو، اگر اس میعاد میں ایسے نشان کا ظہور نہ ہو تو مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو ان پانچ لفظوں کا مستحق سمجھ لوں گا یعنی میں مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں۔" اس اشتہار کی بنیاد اور اس کی تفصیل الہامات مرزا مطبوعہ بار چہارم ص ۹۳ تا ۹۵ دیکھئے۔ میں اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ اس کلام سے بخوبی معلوم ہوا کہ نومبر ۱۸۹۹ء سے پہلے کوئی ایسا نشان مرزا صاحب سے نہیں ہوا تھا جس سے انہیں اپنی صداقت کا یقین ہوتا، اور نہ کوئی انہیں ایسا

یقینی الہام ہوا تھا جس سے وہ اپنے آپ کو سچا مسلمان و راستباز اعتقاد کرتے
کیونکہ اگر کسی قطعی الہام یا کسی نشان سے اپنی صداقت کا یقین انہیں ہوگیا تھا
تو پھر اس نشان کے ظاہر ہونیسے پہلا یقین کیونکر جا سکتا ہے، اسلئے اس قول نے
پہلے نشانات، والہامات کو بیکار ثابت کردیا، اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے
ملعون و کافر ثابت ہوئے، کیونکہ مرزا صاحب کا اقرار تھا کہ اگر سنہ ۱۹۰۰ء سے آخر
سنہ ۱۹۰۲ء تک کوئی نشان میری صداقت کے ثبوت میں ظاہر نہ ہو تو میں ملعون
و کافر ہوں، اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس عرصہ میں اُن کا کوئی نشان ظاہر نہیں
ہوا، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس تین برس کی مدت آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ہوتی
ہے اس میں آخر نومبر تک مرزا صاحب کے اقرار سے اُس نشان کا ظہور نہیں ہوا تھا
اس مہینے میں جب موضع مُدّ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مناظرہ میں
مرزائیوں کو سخت ذلت پہنچائی ہے اُس وقت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں مرزا
صاحب نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی کا اظہار کیا اور دس ہزار روپے کا
اشتہار دیا کہ جو کوئی اس کا جواب پانچروز کے اندر دے زیادہ سے زیادہ بیس
روز کے اندر چھپوا کر میرے پاس بھیجدے تو میں اُسے دس ہزار روپیہ دونگا
اعجاز احمدی میں اس کی تفصیل دیکھنا چاہیئے، مگر یہ اشتہار ایک فریب
تھا، یہ رسالہ معجزہ کسی طرح نہیں ہو سکتا، اس کا قطعی ثبوت رسالہ حقیقت
رسائل اعجازیہ میں نہایت تفصیل سے دیا گیا ہے، یہ رسالہ پانچ جز میں ہے
اس سال کے شروع میں چھپا ہے اور پندرہ دلیلوں سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا
ثابت کر کے آخر میں یہ دکھایا ہے کہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتے تھے
چونکہ مسلمانوں کے سوا کسی اور مذہب والے انہیں نہیں مانا اس لئے وہ
دین اسلام کا اقرار کرتے رہے، اور مسلمانوں کے فریب دینے کیلئے اُنہوں نے

نعتیہ اشعار بھی لکھے اور بہت سی باتیں بنائیں مگر الحمد للہ اس رسالہ میں تو انہیں کے
اقوال سے قطعی طور سے انکا کذب ثابت کر دیا گیا، پہلے اقوال سے یقینی فیصلہ ہو گیا
کہ مسیح موعود کی جو علامتیں انہوں نے اپنے متعدد رسالوں میں بیان کی ہیں وہ
انمیں بالیقین نہیں پائی گئیں اور اپنے قول سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، آخری
قول سے تو مردود، ملعون اور کافر و بےدین بھی ہو گئے، آجکل کوئی نیا
قادیانی ظاہر ہوا ہے اُسنے یہ ظاہر کیا کہ فلاں فلاں مولوی صاحب اُنہیں کافر
نہیں کہتے بعض اُنکے کفر میں تامل کرتے ہیں، اِن باتوں سے مرزا صاحب کی صداقت
ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ اکثر علماء مرزا صاحب کی واقعی حالت سے بالکل بیخبر
ہیں اسلئے اُنکے کفر میں تامل کرنا مقتضائے حنفیت ہے مگر جس وقت اُن علما کو مرزا
مرزا کا پورا حال معلوم ہو جائیگا تو پھر اُنہیں ہرگز تامل نہ ہوگا اور کاتب مضمون
ھداہ اللہ تعالیٰ الیٰ سبیل الرشاد کو فیصلہ آسمانی اور صحیفہ انواریہ دیکھنے
کے بعد بھی اُنہیں مرزا صاحب کے کذب کا روشن آفتاب نظر نہ آیا تو معلوم
ہوا کہ وہ ازلی ختم اللہ علی قلوبہم کے مصداق ہیں، جس مدعی کی پیشینگوئیاں
بالیقین غلط ثابت ہوئی ہوں جس کے الہاموں سے خدا کا جھوٹا اور وعدہ خلاف
ہونا ثابت ہو گیا ہو جس کے جھوٹے ہونے پر توریت اور قرآن گواہی دیتا ہو
جس نے انبیا کی توہین کرکے جھوٹی باتیں فریب دینے کی غرض سے بنائی ہوں
جو مدعی اپنے متعدد اقوال سے کاذب ثابت ہو اُسکے کذب میں تو کسی صاحب
عقل کو تامل ہرگز نہیں ہو سکتا، رہا اُنکا کفر وہ بھی اُنکے قول سے ثابت ہے ایک
قول تو ابھی نقل کیا گیا دوسرا قول اور ملاحظہ کیجئے مرزا صاحب حمامۃ البشریٰ
کے صہ۹ میں لکھتے ہیں ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام
والحق بقوم کافرین "یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کرکے

اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر بنے جا ملوں" اس قول میں مرزا صاحب نہایت صفائی سے کہہ رہے ہیں کہ نبوت کا دعوی کرنا اسلام سے خارج ہونے اور کافر وں سے ملجانیکا باعث ہے۔ اب اُنکی اقرار کے بموجب اُنکی کفر کا ثبوت ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں ہمارا دعوی ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) اور صرف دعوی نبوت ہی نہیں بلکہ قمر الانبیا ہونیکا دعوی ہے چنانچہ انجام آتھم کے ص۵۸ میں اُنکا الہام ہے **یاتی قمر الانبیاء** اور اسی انجام آتھم میں یہ بھی ہے (کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعوی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھہ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت **وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں" (حاشیہ ص۲۷)

ختم نبوت کا منکر کافر ہے

اس قول کو اچھی طرح دیکھا جائے، اسمیں وہ صاف فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے وہ بدبخت مفتری ہے اُس کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے، پھر کہتے ہیں کہ جو آیت **وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** کو خدا کا کلام بالیقین جانتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسول ہونیکا دعوی نہیں کر سکتا، اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلے قول کا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنیوالا منکر قرآن اور کافر ہے،

لیجئے جناب مرزا صاحب اپنی متعدد اقوال سے کافر ہیں، پھر کسی مولوی صاحب کے کہنے کی کیا حاجت ہے اور دنیا کی علمائے نے کفر کا فتوی دیا ہے مولٰنا محمد حسین صاحب

کا رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر چہارم لغایۃ ہفتم و نمبر یازدہم و دوازدہم اور مولٰنا محمد سہول صاحب کا رسالہ القول الصحیح فی مکائد المسیح ملاحظہ کیجئے،

میاں ارادت! کہو اب تو مرزا صاحب نے آپ کے رسالہ کو محض غلط بتا دیا اور خاتم النبیین کے غلط معنی پر جو آپ نے بیہودہ باتیں بنائی ہیں اُن کی غلطی پر صاد کر کے آیت ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو ختم نبوت پر نص قطعی قرار فرما دیا اور صہ ۲۸ میں اُن کا یہ جملہ ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا؟ یعنی نبی کا لفظ اگر کہیں کہا گیا ہے وہ بطور استعارہ اور مجاز کے ہے، اولیاء کو بھی کسی وقت کہہ دیا گیا ہے حقیقی نبی خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں ہوگا یہ اُن کا اٹھارہواں اقرار ہے،

دس ہزار کا چیلنج

اے صادقان روزگار و اے حامیان ملت سید ابرار، اس اندھیر اور ابلہ فریبی کو ملاحظہ کیجئے کہ ایسے بدترین روزگار کو جو اپنے الہاموں اور پختہ اقراروں سے جھوٹا، ہر بد سے بدتر، ملعون، کافر ثابت ہو چکا ہو اور ایک ہی اقرار سے نہیں بلکہ اٹھارہ اقراروں سے وہ ان بدترین صفات کا مستحق ہو چکا ہو اسکا جھوٹ و فریب آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھا دیا ہو، اسکے جھوٹے دعووں پر حیدرآبادی مرزائی چیلنج دیتے ہیں اور انکی صداقت ثابت کرتے ہیں، اے فریب خوردہ حضرات ہم تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ جس طرح ہم نے مرزا صاحب کے اقراروں سے انکا جھوٹا اور ملعون اور کافر ہونا ثابت کر دیا تم اگر اسطرح کسی نبی یا مجدد یا بزرگ کا جھوٹا ہونا ثابت کر دو (اور یہ تو غیر ممکن ہی) یہی ثابت کر دو کہ جھوٹے مدعیان نبوت و مہدویت جتنے گذرے ہیں انمیں سے فلاں جھوٹا اپنے متعدد اقراروں سے ان ملعونہ صفات کا مستحق ہوا تو ہم دس ہزار روپیہ دینے کے لئے حاضر ہیں،

راقم عبد اللطیف رحمانی

مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی قطعی دلیل

اُن کی نہایت معرکہ کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں[1]، اور اُن کے جواب سے مرزائی ایسے عاجز ہوئے کہ اُن کے جھوٹے ہونے کو مان لیا چنانچہ ایک رسالہ نبی کی پہچان، قادیان میں چھپا ہے، اُس میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی دس پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں، اور خواجہ کمال کی پارٹی تو یہ کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کی سو پیشین گوئیوں میں ساٹھ جھوٹی ہوئیں[2]، اور یہ بات توریت مقدس، اور قرآن مجید کے نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بھی جھوٹی ہو وہ جھوٹا اور مفتری ہے، چنانچہ توریت مقدس میں یہ حکم ہے کہ "لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے (یعنی جس طرح تعزیرات ہند میں قاتل کی سزا پھانسی ہے اسی طرح توریت مقدس کا حکم جھوٹے مدعی نبوت کی سزا قتل ہے) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے (یعنی پیشگوئی کرے) اور وہ جو اُسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی، بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اُس سے مت ڈر" اور یہی مضمون قرآن شریف کے نص صریح سے ثابت ہے لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت تاکید سے فرماتا ہے کہ ایسا گمان و خیال ہرگز نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے بلکہ وہ اپنے تمام وعدے اور وعیدیں پوری کرتا ہے جس مدعی کے بیان سے اُسکا ایک وعدہ یا ایک وعید بھی پوری نہو تو یقین کرنا چاہئے کہ وہ جھوٹا ہے، ان دونوں کلام مقدس کے بموجب مرزا غلام احمد قادیانی یقینی جھوٹے ہیں،

[1] جن کی تفصیل فیصلہ آسمانی اور الہامات مرزا وغیرہ میں لکھی گئی ہے ۱۲

[2] چنانچہ پیغام صلح اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء محرم ۱۳۳۱ ہجری بابت جلد ۵ نمبر ۸ اخبار الفضل مورخہ ۸ اکتوبر سے نقل کیا گیا ہے ۱۲